

جلد اول

خطبہ خاندان

فخرا

مفت اعظم پاکستان
خطبہ خاندان
پی ایچ ڈی

ترتیب:

انتخاب:

حافظ محمد رفیع قاسمی

حافظ عبدالحمید ریگے

ناشر: ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ
ایڈیٹر: اسکاٹ لینڈ
یونے

خطبات خالہ

جلد اول

مفت اسلام ڈاکٹر علامہ
خالہ محمود
پی۔ ایچ۔ ڈی

ترتیب:

خانقاہ اہل سنت

انتخاب:

خانقاہ اہل سنت

مجاہد فضل اکبر
فیصل آباد، پاکستان

ناشر: ادارہ تعلیم القرآن
لیبرائٹس، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

.....	خطبات خالد (جلد اول)	نام کتاب
.....	حضرت علامہ خالد محمود صاحب (پی ایچ ڈی لندن)	افادات
.....	حافظ عبدالحمید، ایڈیٹر (یو۔ کے)	انتخاب
.....	حافظ محمد ندیم قاسمی پروردی	مرتب
.....	مارچ 2003ء	اشاعت اول
.....	دسمبر 2005ء	اشاعت دوم
.....	1100	تعداد
.....	576	صفحات
.....	پے	ہدیہ
.....	ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈیٹر (یو۔ کے)	ناشر
.....	مجاہد فضل اکیڈمی انٹرنیشنل	زیر اہتمام
.....	علی سنٹر فرسٹ فلور گلی نمبر 8 منشی محلہ فیصل آباد۔ پاکستان	
فون: 0092-41-2604175، 0092-301-7105647		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفْكُرُ الْفَاسِقُونَ

تمہارے پاس تمہارا ایک ایسا نمائندہ آیا ہے جو (ظاہر و خفیہ) تم (سب) ہی میں سے ہے۔ وہ (تم سے) ایسی

النَّفْسُ فَاسِدَةٍ عَزِيزٌ عَلَيْهِ عَنِ غَيْرِهَا

شے بچت کرنے والا ہے کہ تمہاری غیر پریشانی اس پر بھاری ہے (کہ میرے محبوب کو میرے گمراہوں میں سے کسی کو میری مخلوق راستے

عَزِيزٌ عَلَيْهِ عَنِ غَيْرِهَا

ہے جسکے گمراہوں کا یہ میں نے تم لوگوں کی بھولائی کیلئے اور تمہاری ہی اوجھلنے نہ ملے اور تمہاری ہی

عَزِيزٌ عَلَيْهِ عَنِ غَيْرِهَا

عَزِيزٌ عَلَيْهِ عَنِ غَيْرِهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى

تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ

حَتَّى يُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

اپنی اولاد، والدین خود اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَتَفَسَّحُوا

مجھ سے محبت نہ رکھتے ہو (حدیث شریف)

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَتَفَسَّحُوا

﴿عرضِ ناشر﴾

اللہ رب العزت نے انسانوں کی رہنمائی کیلئے دنیا میں قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ آخر میں امام الانبیاء خاتم النبیین سرکارِ دو عالم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بے شمار قربانیاں دے کر ”دینِ اسلام“ دنیا میں پھیلایا پھر اسی پیغام کو پوری دنیا میں عام کرنے کیلئے تابعینؓ، تبع تابعینؓ، آئمہ عظام و علماء کرام نے اپنی اپنی بساط کے مطابق کوششیں کیں، انہی کوششوں کی وجہ سے الحمد للہ آج ہم مسلمان ہیں۔ المختصر! آپ سے استدعا ہے کہ آپ اپنی مخصوص دعاؤں میں ان مقدس شخصیات (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ، ازواجِ مطہراتؓ، اہل بیت عظامؓ، تابعینؓ و تبع تابعینؓ، آئمہ و علماء کرامؓ) کا حق ہے کہ ہم انہیں بھی یاد رکھیں۔

حاجی امجد حسین (چیرمین ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈمبرا۔ یو۔ کے) ہمارے لئے گرانقدر سرمایہ ہیں۔ نیکی کے کاموں کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ خطبات خالد جلد اوّل کا پہلا ایڈیشن انہی کے تعاون سے منظر عام پر آیا۔ خطبات خالد جلد دوم کی اشاعت بھی انہی کے تعاون سے ممکن ہوئی۔ ہمارے لئے انتہائی مقامِ مسرت ہے کہ اب خطبات خالد جلد اوّل کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت میں بھی انہی کا تعاون حاصل ہے۔ ہم تہہ دل سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس عظیم کام پر بہتر اجر دے اور نجاتِ اخروی کا ذریعہ بنائے۔ امید ہے قارئین بھی اس کتاب سے کما حقہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔

دعا گو

حافظ عبدالحمید

(بانی ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈمبرا (یو۔ کے)

دِل کی بات

اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے جس نے مجھے خطبات خالد جلد اوّل کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کی سعادت بخشی ہے۔ اس ایڈیشن سے قبل اس کتاب کے مصنف جناب علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے نظر ثانی کی اور پہلے ایڈیشن میں موجود پروف کی غلطیوں کی نشاندہی کی، جس پر ہم ان کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نوازش ہے کہ خطبات خالد جلد دوم کی اشاعت میں بھی حصہ لینے کا موقع ملا اور اب خطبات خالد جلد اوّل کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت ممکن ہو پارہی ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ خطبات خالد کی جتنی بھی جلدیں شائع ہوں، انکی اشاعت کا اعزاز بھی مجھے حاصل ہو۔

آخر میں قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اپنی مخصوص دعاؤں ہمیں میرے مرحوم والدین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے بھی دست دعا دراز فرمائیں اور اللہ تعالیٰ مجھے نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

حاجی امجد حسین

چیرمین ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ

﴿عرض مرتب﴾

خالق کائنات نے انسان کی تخلیق فرمائی اور ساتھ یہ فیصلہ بھی فرما دیا کہ جو شخص فرمانبردار بن کر زندگی گزارے گا وہ میرے انعامات و اکرام کا مستحق بنے گا اور جو نافرمان ہوگا، ابدی نقصان اس کا مقدر بن جائے گا۔ تخلیق آدم سے لے کر آج اور قیامت کی صبح تک حق و باطل کا تقابل ہے اور رہے گا۔ ایک مثل مشہور ہے..... لِحْكْمِ فِرْعَوْنَ مُوسَى..... ”ہر فرعون کیلئے اللہ نے کوئی نہ کوئی موسیٰ پیدا کیا ہے۔“

یہ بھی سنت اللہ ہے کہ دور آدم سے لیکر آج تک ہونے والے حق و باطل کے ٹکراؤ میں فتح ہمیشہ حق کی ہوئی ہے اور آئندہ بھی ہوگی، انشاء اللہ۔

مناظر اسلام حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب بھی انہی خوش قسمت انسانوں میں سے ہیں جنہیں خالق نے دین کی اشاعت کیلئے منتخب فرمایا ہے۔ آپ بہ یک وقت بلند پایہ محقق، مناظر اور بحر علم و عرفان کے شادور ہیں۔ یورپ کی تاریک فضاؤں میں روشنی کے دیپ فروزاں کئے، خرمن باطل پہ شعلہ فشاں ثابت ہوئے اور بہت سے باطل اور گمراہ فتنوں کے خلاف دفاع اسلام کیلئے پیش پیش ہیں۔ اللہ ان کی عمر اور علم و عمل میں ترقی نصیب فرمائے اور ہمارے سروں پر ان کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ آمین

احقر نے علامہ موصوف کے علم و عرفان پر مبنی خطبات کو کتابی شکل دینے کا ارادہ کیا اور شب و روز کی محنت شاقہ کے بعد یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ان خطبات کو علماء، خطباء و طلباء کے علاوہ عوام الناس کے لئے معاون اصلاح عقائد بنائے اور قبولیت عامہ سے نوازے۔

کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں ”ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈمبرا اسکاٹ لینڈ (یو۔ کے)“ کی انتظامیہ واقعی قابل ستائش ہے کہ جن کے تعاون سے یہ علمی امانت قارئین کے ہاتھوں میں پہنچی۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

حافظ محمد ندیم قاسمی

پسرور

اجمالی فہرست

صفحہ نمبر	نام کتاب	
5	عرض ناشر	✽
6	دل کی بات	✽
7	عرض مرتب	✽
9	تفصیلی فہرست	✽
17	توحید اور قربانی	✽
69	دعوت حق	✽
117	مقصد رسالت	✽
177	معراج النبی ﷺ (حصہ اول)	✽
207	معراج النبی ﷺ (حصہ دوم)	✽
243	حیات النبی ﷺ	✽
289	اصول خلافت	✽
333	عظمت صحابہؓ	✽
365	خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ	✽
395	خلیفہ ثانی سیدنا فاروق اعظمؓ	✽
425	خلیفہ ثالث سیدنا عثمان غنیؓ	✽
479	خلیفہ رابع سیدنا علی المرتضیٰؓ	✽
529	خلیفہ ششم سیدنا امیر معاویہؓ	✽

آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
42	مولانا تھانویؒ کی عجز و انکساری	17	﴿توحید اور قربانی﴾
43	انسانی جان کی قربانی اصل یا بدل	17	خطبہ مسنونہ
44	جہاد و قت کی اہم ضرورت	17	تمہید
47	عیسائیوں کا اعتراض اور اس کا جواب	18	امت اور ملت
49	ایک سوال کا جواب	19	دین کی بنیادیں
49	اصولی مسائل میں لڑنا جہاد ہے	21	حضرت ابراہیمؑ کی بے داغ توحید
50	ہم جوڑے کے قائل ہیں	22	ایک غلط فہمی کا ازالہ
53	تعارف امام جعفر صادقؑ	24	حضرت ابراہیمؑ اور پیغمبرِ دو عالمؐ کی توحید
55	جوڑے کیسے ممکن ہے؟	24	ابراہیمؑ کے طریقہ پر کون؟
56	مودت کی دعوت	26	قربانی کیا ہے؟
58	بدل کا بدل نہیں	26	ملت و امت
59	فرمان رسالت	28	رمضان شریف کے جانے کی خوشی یا غم؟
61	جہاد افضل عبادت	30	اشہرج
61	نوح کی نگرانی	30	حیات ابراہیمؑ کا اہم واقعہ
62	ساری عبادات اللہ کیلئے	31	حضرت ابراہیمؑ کے وارث ہم ہیں
64	سوال کا جواب	32	مشکل کشاء کون؟
64	ناظرہ کی باتیں	33	توحید خالص
65	فضیلت والے دن	34	انبیاء کو غیب کا علم نہیں
65	زندگی بے وقار ہے	36	حضرت اسماعیلؑ چھری تلے
66	فرض نماز دھروں کی طرف سے نہیں پڑھی جاتی	37	قادیانیوں کا اعتراض اور اس کا جواب
67	حاجیوں کو نصیحت	39	تمام اعمال خدا کے ٹھوسے پر کرو
69	﴿دعوتِ حق﴾	40	حضرت اسماعیلؑ کی عجز و انکساری
69	خطبہ	41	راہ خداوندی میں کئی آزمائشیں ڈالے گئے
69	تمہید		

آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
105	زمانہ کیا ہے؟	70	چار قلوب کا تعارف
106	ستارہ ہدایت	72	روحانی قیادتیں
108	مقام مصطفوی	74	تاج قیادت کے حامل افراد
110	تجلیات خداوندی	74	مسئلہ خلف الامام
112	غلط فہمی	75	سائل کا سوال اور جواب
113	لطیفہ	78	آمین کی برکت سے
117	﴿مقصد رسالت﴾		رکوع، سجدہ، عاجزی اور مقتدی ماتحتی
117	خطبہ	80	کانشان
118	تمہید	82	قرآن امام ہے
120	سیرت طیبہ اور ہماری زندگی	83	حضور ﷺ کی نماز
121	موجودہ دینی صورت حال	86	نئی وصدیقؑ کی نماز
125	طالب علم کا سوال	87	نئی وصدیقؑ کا ایمان
126	سارادین عربی ہے	88	انبیاء کی امامت
128	دین رسومات کا نام نہیں	89	فلسفہ معراج
129	دین کا مرکز عرب	91	ایک اعتراض کا جواب
130	حرم کا تقدس پامال کیوں؟	93	کذب بیانی کی انتہاء
132	کعبہ مرکز عبادت ہے	94	سیرت ماحاتوں سنکس غموس سے بنتی ہے
136	دین کامل ہے	95	ہجرت و معراج کے ساتھی
138	سیرت کیا ہے؟	96	علمائے دیوبند حضور ﷺ کی ترقی شان
140	قرآن کی دو شکلیں		کے قائل ہیں
140	قرآن کا احترام	98	معراج کا تھ
142	غلط فہمیں	99	لطیفہ
145	اختلاف کی اقسام	100	خوشی کیسی؟
146	صحابہ پر تبرے کا انداز	101	دیدہ خداوندی کی پیاس میں

آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	حضور ﷺ کی وجہ سے خشک تھے میں	225	شق صدر کا مقصد
270	آثار حیات	226	جنتی سواری
271	لطیفہ	227	چار جہان
272	سماع احیاء اور سماع موتی کا جوڑ نہیں	229	ایک شخص نے کہا
272	شرک گناہ عظیم	231	عالم دنیا اور عالم برزخ کا ملاپ
273	صدیق نے وفات پیغمبر کے بعد بوسہ دیا	232	اسماعیلی پیغمبر کا اعزاز
274	منکرین حیات کی گستاخی	235	حضور آسمانوں پر
274	قرآن میں کوئی لفظ زائد نہیں	237	حضرت آدمؑ سے ملاقات
275	قرآن سے وفات ہو چکنا ثابت نہیں	238	مشرکین کا سوال
276	منکرین حیات کی کذب بیانی	243	﴿حیات النبی﴾
276	خدائی وعدہ پورا ہوا مگر	243	خطبہ
278	حیات النبیؐ میں تعجب کیوں؟	243	تمہید
279	حضورؐ کا جسم اطہر محفوظ ہے	244	منکرین حیات کی دلیل اول اور اس کا رد
280	سوال جواب	247	اموات غیر احیاء کی تشریح
289	﴿اصول خلافت﴾	254	طبقہ کی دو دلیلوں کا رد
289	خطبہ	258	حیات النبیؐ پر دلیل اول
289	تمہید	259	دوسری دلیل
290	مصدق اور مبشر	259	تیسری دلیل
292	صدیقؓ مقام نبوت پر کھڑے ہیں	262	منکرین حدیث کا اعتراض اور اس کا رد
293	آئینے کی فطرت یا اختیار	264	مسئلہ حیات النبیؐ اختلافی نہیں
294	کمال والے سے نسبت		صدیق اکبرؓ نے وفات پیغمبرؐ کے بعد
296	اہلسنت کا عقیدہ	267	آپ کو مخاطب کیا
297	درجے میں افضل انسان یا فرشتہ	268	سماع پیغمبرؐ میں مٹی کے فاصلے حائل نہیں
299	خلافت کا حامل	269	روح مصطفویؐ کیلئے افضل مقام

آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
479	﴿سیدنا علی المرتضیٰ﴾	443	فراست فاروقیؒ
479	خطبہ	444	محبت رسولؐ
479	تمہید	444	صحابہؓ کے نقش قدم پر چلو
481	صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں	445	تکبیر و رسالت کا جوڑ نہیں
482	مقام مرتضیٰ صدیقؓ کی نظر میں	448	قبلہ ہے قبلہ نما نہیں
485	شادی کے باراتی	449	حضرت عثمانؓ کی نمائندگی
487	حضرت عثمانؓ کی کرم نوازی	450	حیاء عثمان
487	ایک طالب علم کا سوال اور جواب	451	اللہ کے محبوب کے محبوب
488	تین جری انسان	452	میدان چھوڑنے والوں کیلئے معافی
490	بہادر علیؓ	455	زیارت خداوندی کے لئے
491	ایک غلط فہمی کا ازالہ	456	موت کا استقبال
492	خالد بن ولیدؓ جرنیل تھے	458	فرمان مرتضیٰؓ
492	سیدنا فاروق اعظمؓ کے قائم مقام	458	حضورؐ کے راز دان
	سیدنا علی المرتضیٰؓ اور حضرت سیدنا معاویہؓ	460	فتنے کی خبر
495	کا اختلاف دینی نہیں	461	فتنوں میں راستی کا نشان
496	فہر باغیہ کا پہلا اقدام	462	شہادت سے قبل
500	دوسرا اقدام	463	اعزاز عثمانؓ
500	ماں بیٹوں کی صلح کیلئے آئی	464	باپ کے کاموں کی جھلک اولاد پر
	فہر باغیہ کی سیدنا علی المرتضیٰؓ کی فوج میں	468	اولیاء اللہ کی زندگی
502	شمولیت	470	شہادت حسینؓ والد کی شہادت کی نمائندگی
503	باغیوں کی سازش	471	اسلامی تاریخ شہداء کے خون سے رنگین
	حضرت علیؓ نے مقتولین کے جنازے	472	مجدد لوگ مرتے نہیں
505	پڑھائے	473	سوال و جواب

﴿توحید اور قربانی﴾

خطبہ مسنونہ:-

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى
خُصُوصًا عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ عَلَى آلِهِ الْأَتَقِيَاءِ وَ
أَصْحَابِهِ الْأَصْفِيَاءِ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّي سَيِّهَدِينَ
رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ فَبَشِّرْهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ

(پارہ ۲۳ سورۃ صافات آیت ۹۹ تا ۱۰۰)

صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمِ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ
..... وَ نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ لِمِنَ الشَّاهِدِينَ وَالشَّكِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ

تمہید:-

بزرگان محترم

سامعین عزیز

دوستو اور بھائیو

جس کے ناموں کی نہیں ہے انتہا
ابتدا کرتا ہوں اس کے نام سے

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کا بہت بڑا فضل و احسان ہے..... کہ اس نے ہمیں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی امت بنایا..... اللہ تعالیٰ اسی دائرہ امت میں رکھے..... اور اسی دائرہ میں خشر کے دن اٹھائے..... آمین.....

امت اور ملت :-

ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں..... اور سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہیں..... میری زندگی کے تقریباً اٹھارہ سال انگلینڈ میں گزرے..... جہاں دو قومیں اور بھی ہیں..... جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنی نسبت کا دعویٰ رکھتی ہیں..... عیسائی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہیں..... اور یہودی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہیں..... اور ان تینوں مذاہب.....

یہودیوں

عیسائیوں

اور مسلمانوں

میں (Common Factor) قدرے مشترک جس پر یہ تینوں امتیں جمع ہیں..... وہ حضرت ابراہیم کی شخصیت ہے..... یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ ابراہیمؑ کے طریقے پر ہم ہیں..... عیسائی کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ کے طریقے پر ہم ہیں.....

قرآن کہتا ہے..... مَا كَانَ إِبْرَاهِيمَ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا..... (پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۶۷)..... نہ یہودی ابراہیمؑ کے طریقے پر ہیں

..... نہ عیسائی ابراہیم کے طریقے پر ہیں بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم حضرت ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں

لندن میں ہماری عادت ہے کہ جب تقریر ہوتی ہے تو آخر میں کہہ دیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں؟ میرے بیان اور تقریر پر کوئی اعتراض ہو تو آپ کریں میں جواب دوں گا وہاں طریقہ یہ ہے آدھا گھنٹہ تقریر اور گھنٹہ سوالات کے جوابات اور ان لوگوں کو سوال کرنا بھی آتا ہے وقت ضائع کرنے کے لئے نہیں بلکہ وہی سوال کرتے ہیں جو اس تقریر سے اٹھتے ہیں اور بات موضوع کے متعلق ہوتی ہے ہمارے ہاں اگر یہ بات کہی جائے تو لوگ سوال برائے سوال پر اتر آتے ہیں

دین کی بنیادیں :-

ایک لفظ ہے اصول ہماری بنیادیں ہیں اور کچھ فروع اور تفصیلات ہیں ہمارے دین کی کچھ بنیادیں ہیں اور کچھ اس کی تفصیلات ہیں ہمارے دین کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا عقیدہ ہے بے توحید کہتے ہیں

ہمارے دین کی بنیاد تین چیزوں پر ہے

۱۔ توحید کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے

۲۔ ہجرت حق کی خاطر گھر بار چھوڑنا ہے

۳۔ قربانی اپنی جان تک دینی پڑے تو دیں گے

ہمارے دین کی بنیاد اس پر ہے کہ اللہ کی توحید اور وحدانیت کا

صرف اقرار ہی نہیں..... اس کیلئے کچھ ہمت کرنے کی بھی ضرورت ہے
 اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام پر..... اس کی توحید کے نام پر.....
 اس کے دین کے نام پر..... وطن چھوڑنا پڑے..... عزیز و اقارب کو
 چھوڑنا پڑے..... دوستوں کو چھوڑنا پڑے..... رشتہ داروں کو چھوڑنا پڑے
 باپ یا بیٹے کو چھوڑنا پڑے..... تو مسلمان اس کے لئے تیار ہیں
 اللہ تعالیٰ سے پیار اور محبت ایسی نہیں کہ صرف زبان سے اقرار کر لیا
 اور بات ہو گئی..... بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی محبت اور اس کے تعلق
 کے لئے انسان کو سب کچھ چھوڑنا پڑے..... تو وہ چھوڑنے کے لئے تیار ہو
 اسے کہتے ہیں ہجرت.....

اول	توحید
دوئم	ہجرت
سوئم	قربانی

سب کچھ چھوڑنا پڑے چھوڑ دو..... پھر ایک موقع آتا ہے کہ اپنی
 جان بھی چھوڑنی پڑے تو چھوڑ دو..... اسے کہتے ہیں قربانی.....
 ہمارے دین اسلام کی بنیاد..... اصول..... تین ہیں
 توحید ایسی کہ جس پر کوئی غبار نہ ہو..... ایسی چمک جس پر کوئی زنگ نہ
 ہو..... ایسا بیان جس میں کوئی شبہ نہ ہو..... توحید ایسی کہ جس پر کوئی داغ
 نہ ہو..... اور پھر دوسروں کا چھوڑنا ہجرت..... اگر بیٹے کو چھوڑنا پڑے تو
 نوحؑ کو یاد کرو..... کہ جنہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے بیٹے کو اٹھتی
 موجوں میں چھوڑا..... اور بے پردہ ہو گئے..... حضرت ابراہیمؑ کو دیکھتے

کہ باپ کو چھوڑ رہے ہیں..... نوحؑ سے سیکھو بیٹے کو چھوڑنا..... اور
ابراہیمؑ سے سیکھو باپ کو چھوڑنا..... یوسفؑ سے سیکھو بھائیوں کو چھوڑنا.....
(علیٰ هذا القیاس)..... چھوڑنا ہی چھوڑنا..... جب اپنے آپ کو اس
خدا کیلئے چھوڑنا ہو..... تو پھر کسی کو بھی چھوڑنا کوئی بات نہیں.....

حضرت ابراہیمؑ کی بے داغ توحید:-

سامعین عزیز! پہلی بات..... توحید..... دوسری ہجرت اور
تیسری اپنی جان بھی دینی پڑے تو اس کا نام ہے..... قربانی.....
حضرت ابراہیمؑ نے جو توحید پیش کی..... وہ کھلی توحید تھی.....
اس میں کوئی داغ نہیں ہے..... کوئی پیچیدہ بات نہیں..... جناب محمد عربی
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جو عقیدہ توحید پیش کیا..... اس میں بھی کوئی پیچ نہیں
..... بھائی ماگلتا ہو تو کس سے مانگو؟..... (اللہ سے)..... عبادت کرو
تو کس کی کرو؟..... (اللہ کی)..... اس میں کوئی پیچ ہے؟..... (نہیں)
اور عیسائیوں کا عقیدہ مثلث کتنا بڑا پیچ ہے؟..... باپ بیٹا.....
روح القدس..... خدا کا بیٹا..... بیٹا کیسے آگیا؟..... بیٹے کا معنی
..... بیٹے کا تصور..... بیوی کے بغیر نہیں..... اس کا بیٹا کب ہو سکتا
ہے؟..... وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَهُ..... جب اس کی بیوی نہیں.....
لیکن عیسائیوں کو اس پر ایمان رکھنا پڑتا ہے کہ باپ بھی ہے بیٹا بھی ہے..... تو
ہمارے ہاں اس طرح کی کوئی پیچیدگی نہیں ہے.....

توحید کا عقیدہ بالکل سیدھا ہے..... خدا سب کی سنتا ہے..... یا
صرف بزرگوں کی؟..... (سب کی)..... کوئی بزرگ ہو یا آج مسلمان ہوا

ہو نماز کا وقت آئے..... تو سب نے اسی کے آگے کھڑے ہونا ہے..... یہ
 نہیں کہ جو پرانے ہیں..... وہ تو آگے کھڑے ہوں..... اور جو نئے ہیں
 وہ پرانوں کے آگے کھڑے ہوں..... آپ جب نماز پڑھتے ہیں
 تو سب خدا کے آگے کھڑے ہوتے ہیں..... یا صرف پرانے؟
 (خدا کے آگے).....

نئے بھی..... پرانے بھی

بچے بھی..... بوڑھے بھی

کبھی کسی امام اور عالم نے..... یہ نہیں کیا کہ جو پرانے ہیں.....
 وہ تو ہو گئے ہیں پختہ..... وہ تو خدا کے آگے کھڑے ہوں..... اور جو نئے
 ہیں..... وہ پہلے پرانوں کے پیچھے کھڑے ہوں..... پھر خدا کے آگے
 کھڑے ہوں.....

ایک غلط فہمی کا ازالہ :-

جس طرح کئی داعظ کہتے ہیں..... کہ ڈی سی کے دفتر میں جانا پڑے

تو پہلے.....

چمڑا سی کے پاس جانا پڑتا ہے

پھر کلرک کے پاس

پھر سپرنٹنڈنٹ کے پاس

پھر ڈی سی کے پاس

بھائی اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے یہ مثالیں بیان نہ کرو..... وہ ان مثالوں

سے پاک ہے..... یہ مثالیں اللہ کے لئے کیوں بیان کرتے ہو؟ کہ پہلے

چڑا سی کے پاس جاؤ..... کھرک کے پاس..... یہ منزلیں دنیوی حکمرانوں
کیلئے ہیں..... حقیقی بادشاہ کیلئے نہیں..... وہ سب کی برابر سنتا ہے.....

پہنچتا ہے ہر اک میکش کے آگے دور جام اس کا

کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطف عام اس کا

گواہی دے رہی ہے اس کی یکتائی پہ ذات اس کی

دوئی کے نقش سب جھوٹے ہیں سچا ایک نام اس کا

آج نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ دین..... آپ کو بتلایا جا رہا

ہے کہ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ کے آگے کھڑے ہوتے ہیں

..... تو جہاں ابو بکر صدیقؓ کھڑے ہوتے ہیں..... رہیں مسلمانوں کی

صفوں میں..... وہ بھی ہے..... جو آج مسلمان ہوا ہے..... یہ نئے

اور پرانے کی تقسیم دنیا کی ترتیب کے لحاظ سے ہے..... اللہ کے آگے کوئی

ترتیب نہیں..... جنہوں نے یہ عقیدہ توحید اس طرح بنا رکھا ہے کہ اللہ ہماری

سنتا نہیں..... اور جو بڑے ہیں ان کی موڑتا نہیں..... لوگو اپنی ضرورت

کے لئے ہمارے آگے جھکو..... اور ہم خدا کے آگے جھکیں..... یہ کوئی

توحید ہے؟..... (نہیں).....

یہ دونوں چیزیں غلط ہیں..... کہ ہماری سنتا نہیں اور بڑوں کی موڑتا

نہیں..... وہ موڑنے پر آئے تو.....

نوحؑ بیٹے کے لئے کہیں تو وہ موڑ دے کہ..... لَا تَخَاطِبُنِي فِي

الَّذِينَ ظَلَمُوا..... اے نوحؑ میرے ساتھ بات بھی نہ کر..... ان کے

بارے میں جو اپنے ساتھ زیادتی کر چکے ہیں..... موڑنے پر آئے تو کس کی

موڑ دے؟ (نوحؑ کی) اور تڑپانے پر آئے تو نواسہ رسولؐ کو

کربلا میں تڑپا دے اور آرا چلے تو زکریاؑ اور یحییٰؑ پر چلے

ماپروریم دشمن و مائی کشیم دوست

کس را مجال نیست کند بہ چوں چہائے ما

کہ دوستوں کو تڑپائے اور دشمنوں کو بڑھائے جب ہماری

مشیت کا فیصلہ ہو کوئی چوں چہاں نہیں کر سکتا

حضرت ابراہیمؑ اور پیغمبر دو عالم ﷺ کی توحید:-

برادران اسلام! توحید کے دائرے میں ہمارا عقیدہ

اس توحید کا ہے جس پر کوئی داغ نہیں جس میں کوئی پیچیدگی نہیں

..... جس میں باپ بیٹے کا کوئی تصور نہیں نئے پرانے کی کوئی دیوار

حائل نہیں

تو ابراہیمؑ اس لحاظ سے بڑے ممتاز پیغمبر تھے کہ ان کی توحید

بے داغ اور بے اشتباہ ہے ادھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید بھی بے داغ

اور بے اشتباہ ہے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے گھر کو چھوڑا اور

ہجرت کی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو چھوڑا اور مدینے

ہجرت کی ابراہیمؑ نے قربانی کا یہ نمونہ پیش کیا کہ ایک اکلوتے بیٹے

کو اللہ کی راہ میں قربان ہونے کیلئے پیش کیا محمد عربی صلی اللہ علیہ

وسلم نے بدر کے میدان میں ۳۱۳ کھڑے کر دیئے

ابراہیمؑ کے طریقہ پر کون؟:-

ابراہیمؑ کے دلائل کی تین باتیں معروف ہیں

توحید

ہجرت

قربانی

یہ تینوں باتیں محمد عربی ﷺ کے دین میں بے داغ توحید
 ہجرت اور قربانی ان چیزوں کو جس طرح اسلام نے اٹھایا اسی
 طرح ہم کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین باقی تو محمد عربی ﷺ
 کے ذریعہ باقی ان کی شان باقی تو شریعت محمدیہ کے ذریعہ باقی
 ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہم ہیں اور صرف ہم ہیں اور کوئی نہیں ہے
 نہ یہودی ہیں نہ نصاریٰ ہیں

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمَ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَ
 مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (پارہ نمبر ۳ سورۃ آل عمران آیت ۶۷)

ابراہیمؑ کے طریقے پر کون ہیں؟ (مسلمان) ابراہیمؑ کے
 ساتھ ہم اصولوں میں ایک ہیں اور اب ہم جو عید کی خوشی مناتے ہیں
 یہ امت ہونے کا نشان ہے تو چھوٹی عید حضور ﷺ کی امت ہونے
 کا نشان ہے اور جو بڑی عید ہے جواب آ رہی ہے یہ
 ابراہیمؑ کی ملت ہونے کا نشان ہے عیدیں کتنی ہیں؟
 (دو) ایک عید عید الفطر یہ امتی ہونے کا نشان ہے
 اور ایک عید عید الاضحیٰ یہ ملت ہونے کا نشان ہے
 پہلی عید میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے پھول کھلتے ہیں اور
 دوسری عید میں ابراہیمؑ کی نسبت قائم ہوتی ہے ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ بنایا

..... تو عید سے پہلے حاجی جو ہیں اس کے گرد طواف کرتے ہیں.....

قربانی کیا ہے؟:-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا؟..... مَا هَذِهِ الْأَصَاجِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ..... اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں؟
..... فرمایا..... سُنْتُ أَبِئِكُمْ إِبْرَاهِيمَ..... یہ تمہارے باپ ابراہیم کا
طریقہ ہے.....

ملت و امت:-

اور جو حج کے بعد عید آرہی ہے..... تو مساجد میں عید الاضحیٰ اور قربانی
کے بیانات ہوں گے..... تو میں نے آج آپ کے سامنے اس موضوع کا
انتخاب کیا..... کہ ملت اور امت کا فرق بیان کروں..... اور دونوں
پیغمبروں سے نسبت بھی بیان کر دوں..... موقع کی مناسبت سے وہ بیاں ہوتا
ہے جو آنے والے دنوں کا ساتھ دے..... آنے والے دنوں میں حج اور
قربانی کی عبادات آرہی ہیں..... تو پھر قربانی کے موضوع..... امت اور
ملت کے فرق پر چند باتیں آپ کے گوش گزار کرنی ہیں..... دعا کریں کہ اللہ
حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے..... (آمین).....

برادران اسلام!..... ہمارے ہاں کتنے پیغمبروں کی نسبتیں ہیں؟

..... (دو)..... ہماری کتنی عیدیں ہیں؟..... (دو)..... ہر عید میں

ایک نسبت کا اظہار ہے..... ملت ہونے کا اظہار کس میں ہے؟..... (عید

الفرط میں)..... اور امت ہونے کا اظہار کس میں ہے؟..... (عید الاضحیٰ

میں)..... لیکن شریعت ہماری..... کتاب ہماری اپنی..... قرآن کریم

اپنا..... پانچ نمازوں کا طریقہ اپنا..... زکوٰۃ کی شرح اپنی..... شریعت کی تفصیل اپنی..... فروعات ہماری اپنی..... اصول حضرت ابراہیمؑ کے..... تو اصول پر جو لوگ متفق ہیں..... ان کو کہتے ہیں..... ملت..... ہر چیز میں ہم (Agree) کریں..... ہر چیز میں ہم اتفاق کریں..... اصول اور فروع کی پابندیاں کریں..... تو بنتی ہے امت..... اور..... جو اصولوں پر جمع ہوں..... وہ بنتی ہے ملت..... ہم امت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی..... اور ملت حضرت ابراہیمؑ کی.....

ہر ایک بات میں شریعت کے ہر پیرائے میں..... شریعت کے ہر انداز میں ہم کس کے پیچھے ہیں؟..... (حضور ﷺ کے) اور اصول میں کس کے ساتھ ہیں؟..... (ابراہیمؑ کے ساتھ)..... اپنے نبی خاتم النبیین ﷺ کے علاوہ پچھلے نبیوں میں ہمارا سب سے زیادہ تعلق کس کے ساتھ ہے؟..... (حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ)..... پہلے نمبر پر نبی ﷺ کے ساتھ..... اور پھر اس لئے حکم ہوا..... کہ درود شریف میں ان دونوں کو جوڑو..... درود شریف میں ہم کتنے پیغمبروں کو جوڑتے ہیں؟..... (دو کو)..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ..... اگر کوئی پوچھے کہ ان دونوں پیغمبروں کو ہم کیوں جوڑتے ہیں؟..... اس لئے کہ ہم ایک کی امت ہیں..... اور ایک کی ہم ملت ہیں..... ہم دونوں کو جوڑیں گے..... رمضان کے روزوں سے آپ ابھی ابھی فارغ ہوئے..... روزے پہلی امتوں پر فرض نہیں تھے..... روزے تو فرض تھے..... لیکن رمضان کے روزے.....

تعمین سے

پابندی سے

تخصیص سے

نہ تھے تو رمضان کے روزے کس کی شریعت میں آئے؟
 (نبی پاک ﷺ) تو جب رمضان کے روزے ختم ہوں تو پھر
 آتی ہے عید رمضان کے روزے خاص شریعت محمدیہ میں آئے
رمضان شریف کے جانے کی خوشی یا غم؟ :-

میں نے رمضان المبارک کے فضائل بیان کئے کہ رمضان
 المبارک کی بڑی شان ہے تو ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر رمضان کی اتنی
 شان ہے تو جب جاتا ہے تو آپ خوشیاں کیوں مناتے ہیں؟
 رمضان بجائے تو آپ خوشیاں مناتے ہیں؟ (نہیں)

رمضان تو بڑا برکت والا مہینہ ہے بڑی شان والا مہینہ ایک ایک
 عمل کا ثواب ستر گنا تو اتنی شان کا مہینہ جب جائے تو افسوس ہونا چاہیے
 کہ خوشی؟ (افسوس)

یہ عجیب بات ہے کہ جو نبی خبر آتی ہے کہ عید کا چاند ہو گیا
 تو کہتے ہیں مبارک مبارک گیا گیا گیا اگر
 رمضان کی شان آپ مانتے ہیں کہ بہت ہے تو اتنی خوشیاں کیوں؟
 یہاں بھی مناتے ہیں؟ لاہور میں تو بہت مناتے ہیں
 بلکہ زبانی نہیں لکھ لکھ کر عید کا رڈ لکھ کر خوشیاں مناتے ہیں کہ مبارک ہو
 مبارک گیا گیا

یہ عجیب قوم ہے کہ اتنا برکت والا مہینہ جائے تو خوشیاں مناتے ہیں
..... اور خوشیاں بھی کیا؟ مبارک مبارک کہہ کر اور پھر نئے کپڑے
پہن کر صاف اور خوبصورت کپڑے پہن کر ایک عجیب رنگ ہوتا
ہے اور ایک عجیب انداز ہوتا ہے خوشیوں کا آپ نے کبھی غور کیا
کہ یہ خوشی کس چیز کی ہے؟ میں یہ نہیں کہتا کہ خوشی نہ مناؤ لیکن یہ
خوشی کس چیز کی ہے؟ سنیں! اگر کسی نے ۲۸ روزے پالنے
..... وہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ میں نے ۲۸ روزے پالنے لیکن یہ نہیں کہہ
سکتا کہ میں نے رمضان پالیا کہ پتہ نہیں ۲۹ دن کا ہے یا ۳۰ دن کا اگر کسی
نے ۲۸ روزے پالنے تو کہہ سکتا ہے کہ میں نے رمضان پالیا ہے؟
(نہیں) ۲۹ راتیں بھی پالے لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے
رمضان پالیا جب تک ۲۹ روزے پورے ہو کر اگلے چاند کی خبر نہ آ جائے
..... تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ پالیا ہے؟ (نہیں) یہ کون کہہ
سکتا ہے کہ میں نے رمضان پالیا ہے؟ وہی کہہ سکتا ہے کہ جب
شوال کا چاند آ جائے اور پتہ ہو کہ رمضان مکمل ہوا اور شوال کا
چاند نکل آیا اس وقت مسلمان کہہ سکتے ہیں کہ الحمد للہ ہم نے رمضان پالیا
..... تو عید کی خوشی رمضان کے جانے کی نہیں بلکہ رمضان پانے کی
ہے کہ الحمد للہ اے اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے رمضان پانے کی توفیق عطا
فرمائی تو رمضان پانے کی خوشی میں عید کی نماز اور اجتماع ہوتا ہے
تو خوشی رمضان پانے کی ہے جانے کی نہیں اگر کوئی اس لحاظ
سے خوشی کرے کہ گیا، گیا، گیا تو اس کا ایمان خطرے میں آ گیا

تو دوستو! عزیزو! نوجوانو! عید کی خوشی حق ہے..... لیکن یہ بات جانو کہ یہ رمضان کے جانے کی نہیں..... رمضان کے پانے کی ہے..... اور عید ہے بھی اس کی جس نے رمضان پایا.....

اشہر حج:-

تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جن کو رمضان پانے کی توفیق عطا فرمائی..... انہوں نے عید کی نماز عید الفطر ادا کی..... اور جو حضرت ابراہیمؑ کے طریقے کی یاد ہے..... اس کا نام ہے عید الاضحیٰ..... تو دونوں عیدوں کے درمیان جو دن ہیں..... انہیں کہا جاتا ہے..... ”اشہر حج“.....

عید الفطر جو روزوں والی عید ہے..... اس سے پہلے احرام باندھنا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے..... اب احرام باندھنے کی بالکل ابتدائی تعیین..... ابتدائی گھڑی کون سی ہے؟..... رمضان کے ختم کے بعد جب شوال آجائے..... اب بلا کراہت احرام باندھ سکتے ہو..... اور یہ احرام کب تک چلے گا؟..... بڑی عید تک..... تو چھوٹی عید الفطر..... دوسری عید عید الاضحیٰ..... اور دونوں عیدوں کے درمیان میں یہ ایام حج ہیں..... ”اشہر حج“ ہیں..... جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں.....

حیات ابراہیمؑ کا اہم واقعہ:-

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ..... حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد..... ہمارا سب سے زیادہ تعلق کس کے ساتھ ہے..... (حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ)..... اور حضرت ابراہیمؑ تین قوموں کے پیشوا ہیں.....

یہودیوں کے

عیسائیوں کے

مسلمانوں کے

حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کا ایک اہم واقعہ ہے کیا؟..... کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بیٹے کی قربانی مانگی..... حضرت ابراہیمؑ نے پیش کر دی..... اسماعیلؑ کو نہ ذبح ہونا تھا..... نہ ذبح ہوئے..... ابراہیمؑ نے تو پیش کیا..... خدا تعالیٰ نے اسماعیلؑ کی قربانی بغیر ذبح ہونے کے قبول کر لی..... اور جنت سے ایک مینڈھا آ گیا..... یہ آپ نے سنا ہوا ہے؟..... (جی)..... اور اب یہ ابراہیمؑ کی قربانی کی سنت کس قوم میں زندہ ہے؟..... (صرف مسلمانوں میں).....

حضرت ابراہیمؑ کے وارث ہم ہیں:-

ہم نے لندن میں کہا کہ..... یہودی ابراہیمؑ کو مانتے ہیں..... قربانی کا واقعہ بھی مانتے ہیں..... لیکن یہ عمل ان میں زندہ نہیں..... عیسائی..... ابراہیمؑ کو مانتے ہیں..... اس کا ذکر بائبل میں ہے..... قربانی کا ذکر بھی بائبل میں ہے..... اسماعیلؑ کی ہویا اسحاقؑ کی لیکن قربانی کا وجود ان میں قائم نہیں..... سوعیسائیوں میں قربانی زندہ نہیں ہے.....

یاد رکھیں..... اس کرہ زمین پر ابراہیمؑ کی ملت..... ان کے مسلک..... ان کی شریعت..... ان کی توحید..... ان کی ہجرت..... ان کی قربانی باقی ہے تو شریعت محمدیہ کے انداز میں..... اس روئے زمین پر حضرت ابراہیمؑ کے وارث صرف ہم ہیں..... میں نے دنیا کی دوسری قوموں کو مخاطب کر کے کہا اور بارہا کہا..... کہ حضرت ابراہیمؑ جن کا ذکر تورات اور انجیل میں

ہے..... ان کے اس آخری دور میں وارث ہم ہیں..... اور صرف ہم ہیں..... جب ہم پیش کرتے ہیں کہ ابراہیمؑ کی توحید خالص تھی..... اس میں کوئی پیچیدگی نہیں.....
مشکل کشاء کون؟:-

تو عیسائی ہمارے پاس آ کر کہتے ہیں کہ تم مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں..... جو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا علیؑ کو مانتے ہیں..... علیؑ حاجت روا اور مشکل کشا ہے..... تم کس طرح کہتے ہو کہ تمہارے ہاں توحید خالص ہے..... ہم نے کہا کہ ہمارے عقیدے میں توحید خالص ہے..... اس میں کوئی غبار نہیں..... باپ بیٹے کا کوئی تصور نہیں..... اب انہوں نے کہا کہ تمہاری توحید کیسے خالص ہے؟..... تمہارے ہاں تو حاجت روا اور مشکل کشا علیؑ کو مانتے ہیں..... بھائی آپ مانتے ہیں؟..... (نہیں)..... پھر وہ پوچھتے ہیں کہ کون مانتے ہیں؟..... ہم نے کہا کہ تمہارے بھائی..... انہوں نے کہا کہ ہمارے بھائی کیسے؟.....

میں نے کہا کہ موسیٰؑ کی قوم کو وہ طور پر جانے کے بعد..... ایک جانور کے آگے جو چمچڑا گائے کی شکل کا تھا..... خود بنایا ہوا تھا..... سامری نے بنایا تھا..... جانور کے آگے جھکے اور گرے نہیں؟..... (گرے)..... تو یہودیو تم کہتے ہو..... کہ مسلمانوں میں علیؑ مشکل کشا ہے..... ہمارے بھائی اور ہم نہیں کہتے..... یہ تو وہ لوگ کہتے ہیں..... جو تمہارے بھائی ہیں..... جس طرح تم جانور کے آگے گرتے اور جھکتے ہو..... وہ بھی سال میں جانور کے آگے گرتے اور جھکتے ہیں..... اور اس کا جلوس نکالتے

ہیں..... بھائی جانور پر عقیدتیں قربان کرنا..... اور اس کے آگے جھکنا..... جس طرح یہودی جھکے ہم گھوڑے کے آگے جھکتے ہیں؟..... (نہیں)..... کسی جانور کے آگے جھکتے ہیں؟..... (نہیں)..... تو جانوروں کے آگے جھکنے والے آپس میں تو بھائی ہو سکتے ہیں..... لیکن ہم توحید خالص کے علمبردار ہیں..... ہمارے ہاں افراط نہیں.....

ایک طالب علم رقعہ دیتا ہے..... کہ کیا علیؑ دین میں مشکل کشا نہیں؟ میں نے لفظ تو سمجھ لیا..... لیکن میں نے جان بوجھ کر پوچھا کہ یہ مشکل کشا کیا لفظ ہے؟..... کہتا ہے کہ مشکل کشا اسے کہتے ہیں جو مشکلوں کو حل کرے..... میں نے کہا کہ یہ تو لفظ مرکب ہے..... ”مشکل“ عربی اور ”کشا“ فارسی..... یہ کشا فارسی ہے عربی نہیں ہے..... اگر یہ علیؑ کا لقب ہوتا تو صحابہؓ نے مانا ہوتا..... مسلمانوں نے تسلیم کیا ہوتا..... اور عربی کا لفظ تو ہوتا..... کہ نہیں؟..... (ہوتا)..... اور مشکل کشا کون سا لفظ ہے؟..... گڈڈ یعنی عربی اور فارسی ملا جلا..... تو عربی اور ایرانی..... عربی اور فارسی..... فارسی اور عجمی..... دنیا کے ہر خطے کی نسبت کسی کے ساتھ ہے؟..... اور علیؑ کی نسبت صرف عرب کیساتھ..... ترکیب فارسی و عربی سے یہ گرہ کھلی مشکل کشا خدا ہے نہ مشکل کشا علی

توحید خالص:-

بہر حال ہمیں عیسائیوں نے طعنہ دیا..... اور کہا کہ تم ہمیں کہتے ہو..... کہ ہماری توحید پیچیدہ..... تو تمہاری بھی پیچیدہ..... ہم کہتے ہیں

کہ نہیں ہماری پیچیدہ نہیں..... یہ ان کی پیچیدہ..... جو جانور کے آگے جھکنے والے ہوں..... ہمارے ہاں توحید خالص خدا کا کوئی شریک نہیں..... خدا کا کوئی بیٹا نہیں..... اور یہ قوم جھکے گی..... تو صرف خدا کے آگے..... گھوڑے کے آگے نہیں جھکے گی..... ہماری توحید خالص ہے کہ پیچیدہ؟..... (خالص)..... یہ الحمد للہ خالص ہے..... اور اس میں یہ نہیں کہ کوئی بزرگ..... غریب عوام کو کہے کہ بھائی میرے مرید و تمہاری میرے آگے..... اور میری خدا کے آگے یہ نہیں..... سب کی خدا کے آگے..... کوئی غریب ہو یا امیر..... بادشاہ ہو یا فقیر..... سب کی اللہ کے آگے.....

کون سنا ہے فریاد مظلوم کی
کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقوم کی
رزق پہ کس کے پلٹے ہیں شاہ و گدا
بزم عطا کون ہے

انبیاء کو غیب کا علم نہیں:-

جب حضرت ابراہیمؑ نے بیٹے کو قربانی کے لئے پیش کیا..... تو ان کو پتہ تھا کہ بیٹا زندہ واپس آجائے گا؟..... (نہیں)..... ذبح نہیں ہو گا؟..... (نہیں)..... اور اگر پتہ ہو تو پھر یہ قربانی ہے..... یا ڈرامہ؟..... (ڈرامہ).....

ڈرامہ کیا ہوتا ہے..... کہ پہلے سے باتیں طے ہوتی ہیں..... اور سب کچھ پتہ ہوتا ہے..... کہ اب ختم کہاں ہوگا؟..... میں یہ کہوں گا..... تم یہ کہو گے..... وہ یہ کہیں گے..... ہم یہ کہیں ہم ادھر جائیں

..... پھر ادھر آئیں ساری باتیں طے ہوتی ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟ (ڈرامہ) اور جب پتہ نہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت

کا چہرہ کھلتا ہے.....

ایک شخص بیمار ہے ہمیں پتہ ہے کہ شفا ہوگی یا خاتمہ ہوگا کوئی پتہ نہیں جب تک اللہ تعالیٰ تقدیر کی نقاب نہ اٹھے جب تقدیر کی نقاب الٹ دے پتہ چلے فیصلہ کیا تھا؟ ہم جان لیں گے جب تک نہ بتائے نہ جان سکیں گے.....

ڈرامہ کیا ہے؟ ہر بات کا پہلے پتہ ہو اور جب خدا کی تقدیر کا چہرہ کھلے یہ کب ہوتا ہے؟ جب وہ چاہے ابراہیمؑ

کو خواب آیا کہ بیٹا ذبح کریں بیٹے کو میری راہ میں قربان کریں انہوں نے قربانی کے لئے پیش کیا وہ اس عقیدے اور یقین کے ساتھ جا رہے ہیں کہ بیٹا اللہ کی راہ میں ذبح ہوگا یہ اس کی شان ہے کہ

اس نے بغیر ذبح ہونے کے قربانی قبول کر لی ابراہیمؑ کا عقیدہ کیا تھا؟ ان کو پتہ تھا؟ (نہیں) اگر پیغمبروں کے بارے میں علم

غیب کا عقیدہ رکھا جائے تو بتائیں کہ ابراہیمؑ علم غیب رکھتے تھے؟ (نہیں) اگر رکھتے تھے تو پھر قربانی ہے یا ڈرامہ؟ اگر

ان کو پتہ تھا کہ ذبح نہیں ہوگا بلکہ زندہ واپس ہوگا اگر یہ ہے تو یہ

کام تو آپ میں سے ہر کوئی کر سکتا ہے بھائی کسی کو یہ شورٹی (Surety)

دے دی جائے یہ یقین دلایا جائے کہ بیٹے پر کوئی آج نہیں آئے گی

..... بال بھی نہیں کٹے گا تو یہ ڈرامہ تو ہر کوئی کرنے کو تیار ہے.....

ابراہیمؑ کی قربانی..... قربانی بھی ہے..... جب علم غیب کا پتہ نہ ہو.....
 علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار
 ہر کہ گوید کہ بدارم تو ازو بادور مدار
 علم غیب شان اللہ کی..... ابراہیمؑ کو پتہ نہیں تھا..... اب اگر ہم
 نبی کا یہ ترجمہ کریں..... ”غیب جاننے والا“..... تو تمام نبیوں کی قربانیاں
 ختم ہوتی ہیں..... اس سے زیادہ پیغمبروں کی بے ادبی کیا ہوگی؟..... کہ
 ان کی قربانیوں کو ختم کر دیا جائے..... ابراہیمؑ کی قربانی قربانی تب بنتی ہے
 کہ علم غیب خدا کے پاس ہے..... ورنہ یہ قربانی نہیں.....
حضرت اسماعیلؑ چھری تلے:-

اچھا آپ اب یہ بتائیں کہ ابراہیمؑ جب اسماعیلؑ کی گردن پر چھری رکھ
 رہے تھے..... تو مشیت کیا تھی ابراہیمؑ کی..... چھری نرم نرم رکھیں یا سخت
 رکھیں؟..... (سخت رکھیں)..... ان کی خواہش کیا تھی..... کہ چھری
 چل جائے کہ نہ؟..... (چل جائے)..... ابراہیمؑ کی پوزی توجہ خواہش اور
 زور تھا کہ چھری چل جائے..... اور مالک کی خواہش تھی کہ اسماعیلؑ کا بال بھی
 نہ کٹنے پائے..... یہ فیصلہ خدا کا تھا..... ابراہیمؑ پورا زور لگا رہے ہیں کہ
 گردن کٹے اسماعیلؑ ذبح ہو.....

خدا کہتا ہے کہ جو وہ چاہے وہی ہوگا..... اور کسی کو مختار کل نہیں کہہ
 سکتے..... جو چاہے کر لے..... اگر پیغمبر مختار کل ہوتے..... اور ابراہیمؑ
 کا اپنا اختیار ہوتا..... تو اسماعیلؑ ذبح ہو جاتے..... جب اسماعیلؑ ذبح
 نہیں ہوئے.....

معلوم ہوا کہ ابراہیمؑ کا بھی اختیار تب چلے گا..... جب مالک چاہے گا..... تو پھر حقیقت میں کس کا اختیار ہے؟..... (اللہ کا).....

تو ابراہیمؑ بیٹے کو لے کر چلے لیکن جاتے ہوئے پہلے بیٹے کو کہا کہ..... اے بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے..... کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں..... تیری کیا رائے ہے..... اتنی رائے..... میں نے دیکھا ہے.....

يَا بُنَيَّ اِنِّىۤ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اِنِّىۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى (پارہ ۲۳ سورۃ صافات آیت ۱۰۲)..... اے بیٹا میں خواب دیکھتا ہوں..... کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں.....

قادیانیوں کا اعتراض اور اس کا جواب :-

اس پو قادیان کے مرزا غلام احمد نے اعتراض کیا..... اور یہ کہا کہ ابراہیمؑ نے جب بیٹے کو دیکھا..... کہ میں ذبح کر رہا ہوں..... تو بیٹا ذبح کیوں نہ ہوا؟..... پیغمبرؐ کا خواب غلط ہو گیا..... خواب تو دیکھا تھا کہ میں ذبح کر رہا ہوں..... لیکن اسماعیلؑ ذبح نہ ہوئے..... خواب تو غلط ہو گیا..... تو معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب غلط بھی ہوتے ہیں..... نیت کیا تھی؟..... اپنے بارے میں صفائی پیش کرنا..... تو اپنی صفائی دیتے ہوئے پیغمبروں پر اعتراض کر دیا..... کہ جی خواب انہوں نے دیکھا..... تو اسماعیلؑ ذبح کیوں نہ ہوئے.....

جب میں نے قادیانیوں سے کہا..... کہ ابراہیمؑ نے خواب کیا سنایا تھا..... کہ اے بیٹا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں یا ذبح کر چکا ہوں؟..... اِنِّىۤ اَذْبَحُكَ..... میں تجھے ذبح کر رہا ہوں..... یہ نہیں کہا تھا..... کہ میں

ذبح کر چکا ہوں..... اگر خواب یہ دیکھا ہوتا کہ ذبح کر چکا ہوں تو اسماعیل ذبح ہو جاتے..... خواب اتنا ہی دیکھا تھا..... کہ ذبح کر رہا ہوں اور جب ذبح کرنے کی حالت ان پر پوری اتری..... اللہ نے اگلا حکم دے دیا..... تو ابراہیمؑ نے کیا کہا تھا؟..... کہ میں ذبح کر رہا ہوں..... یا ذبح کر چکا ہوں..... یہ نہیں کہا کہ..... انی زبحتک..... کہا..... اِنِّیْ اَذْبَحُکَ..... میں تجھے ذبح کر رہا ہوں..... فانظر ماذا ترى..... تو بتا حیرا کیا رائے ہے؟..... قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ..... بیٹے نے کہا کہ ابا جان آپ کر گزریئے..... جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے..... ابراہیمؑ نے تو نہیں کہا تھا..... کہ مجھے حکم دیا جا رہا ہے..... انہوں نے اتنی بات کہی تھی..... میں نے خواب دیکھا اب تو بتا انہوں نے کہا کہ آپ کر گزریں جس کا حکم دیا جا رہا ہے..... معلوم ہوا کہ اسماعیلؑ اس بچپن میں بھی جانتے تھے..... کہ پیغمبر ﷺ کا خواب وحی ہوتا ہے..... میرے باپ نے خواب سنایا ہے..... یہ صرف خواب نہیں..... خدا کا حکم ہے..... کہا اے باپ آپ کر گزریئے جس بات کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے..... سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ..... اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابرین میں سے پائیں گے.....

عجیب منظر:-

پہلی امتوں میں بھی خدا کی اس زمین کے اوپر ایسا منظر کبھی پیش نہ آیا تھا..... کہ باپ کا ایک ہی اکلوتا بیٹا ہے..... اس کو قربانی کے لئے پیش کیا جا رہا ہے..... فرشتے بھی دیکھ رہے ہیں..... اور حیران ہیں..... کہ اب تک اللہ کے حضور میں جو قربانیاں پیش ہوئیں..... جو نذریں نیازیں دی

گئیں..... ایسا منظر کبھی چشم فلک نے دیکھا تھا..... کہ باپ بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے قربان کرے..... اور اکلوتے بیٹے کو قربان کرے..... دنیا میں اس کی مثال نہ تھی..... لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے بتانا چاہا کہ پیغمبروں کی وہ شان ہے..... اور ان کی وہ ہستیاں ہیں کہ خدا کی محبت ان کے دلوں میں اس طرح اتاری جاتی ہے..... کہ جب وہ محبت آجائے..... نہ باپ کی محبت ہے نہ بیٹے کی محبت ہے..... نہ کسی اور کی..... تو اسماعیلؑ نے کہا..... اے باپ!..... آپ کر گزریں جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے..... سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ..... اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابرین میں سے پائیں گے.....

اسماعیلؑ نے یہ تو بات کہہ دی کہ آپ مجھے صابرین میں پائیں گے..... لیکن یہ پیغمبر کا کلام ہے..... جسے پیغمبر ہونا تھا..... کہا آپ مجھے صابرین میں سے پائیں گے..... اپنے بل بوتے پر نہیں کہا..... بلکہ مالک کے بل بوتے پر کہا کہ..... ان شاء اللہ..... اگر اللہ نے چاہا تو کسی انسان کو..... مسلمان کو دم مارنے کی جرات نہیں کہ کوئی بات کہے کہ ایسا ہی ہو گا..... نہ..... کہنا یہ چاہیے کہ اگر خدا نے چاہا..... اپنے بل بوتے پر کچھ نہیں..... وَلَا تَقُولْنَ لشيْءٍ اَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ.....

تمام اعمال خدا کے بھروسے پر کرو:-

اسماعیلؑ نے جان دینے کا ارادہ کیا..... لیکن اپنے بل بوتے پر نہیں..... بلکہ خدا کے سہارے پر..... تو عبادت کرو خدا کے سہارے..... مثلاً صبح نماز پڑھنی ہے کہ نہیں؟..... (پڑھنی ہے)..... فجر کی نماز تو اس میں

بھی اللہ سے سہارا مانگا کرو..... کہ اللہ کی توفیق سے پڑھیں گے..... ان شاء اللہ پڑھیں گے..... اللہ توفیق دے..... اپنے اوپر سہارا نہیں اسی سے مانگو..... ارادہ کرو نماز پڑھنی ہے..... توفیق اسی سے مانگو..... ارادہ کرو کاروبار کرنا ہے..... رزق اسی سے مانگو..... ارادہ کرو کہ مریض کا علاج کرنا ہے..... لیکن شفا اسی سے مانگو.....

حضرت اسماعیلؑ کی عجز و انکساری :-

حضرت اسماعیلؑ نے ارادہ کیا..... کہ جان دینی ہے..... اور کہا کہ..... ان شاء اللہ..... اگر میرے مالک نے چاہا..... یہ نہیں کہا..... سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ..... اے باپ اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے..... سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ..... یعنی صابرین کئی ہوئے ہیں..... میں بھی ایک سہی..... یہ عجز و انکساری ہے..... مالک کے دربار میں بندے کی عاجزی کی یہ مثال ہے کہ..... یہ نہیں کہہ سکتے..... اے اللہ میں تیرے راستے میں صابر ہوں..... بلکہ اے مالک حقیقی تیرے راستے میں کئی تڑپنے والے آئے..... تیرے راستے میں کئی صابر ہوئے ہوں گے..... میں بھی ان میں سے ایک سہی..... یہ کہنا کہ خدا کو یاد کرنے والا میں ہی ہوں..... حکم کی تعمیل کرنے والا میں ہی ہوں..... یہ بھی ایک بڑائی کا اظہار ہے..... یہ نہیں اس کے آگے کئی لوگ تڑپے اور پھڑکے.....

سوار محمل کی جستجو میں ہزاروں دشتِ طلب میں دوڑے

مولانا تھانویؒ کی عجز و انکساری :-

سامعین عزیز..... محترم بزرگو..... دوستو اور بھائیو!.....
مجھے ایک واقعہ یاد آیا..... تھانہ بھون کی بات ہے..... حضرت مولانا
اشرف علی صاحب تھانویؒ قدس سرہ العزیز چودھویں صدی کے مجدد گزرے ہیں
..... ان کے سامنے ایک سالک اللہ کی یاد کرنے والا بیٹھا..... اس نے
ایک شعر پڑھا کسی کا..... اور کہا اللہ کے حضور میں.....

اگر بخشے رہے قسمت جو نہ بخشے رضا اس کی
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے
اگر بخش دے تو میری قسمت..... اور جو نہ بخشے تو تو مالک ہے
..... ہم بندے جو ہوئے جو چاہے کرے.....

مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ نے سن کر کہا..... یہ شعر جس صوفی
کا ہے..... معلوم ہوتا ہے..... کہ وہ کچا ہے..... ابھی تک وہ خدا کی
محبت میں پکا ہوا نہیں ہے..... ویسے تو اللہ ہی جانتا ہے..... لیکن شعر کے
الفاظ بتاتے ہیں کہ ابھی وہ کچا ہے پکا نہیں..... تو خدام نے حضرت تھانویؒ
سے عرض کیا..... کہ حضرت اس نے کیا کچے والی بات کی ہے..... اگر پکا
ہوتا تو کیا بات کہتا؟..... تو پھر حضرت نے ترمیم کی..... فرمایا کہ جب اس
نے کہا کہ.....

اگر بخشے رہے قسمت جو نہ بخشے تو رضا اس کی
اگر بخشے تو میری قسمت اور نہ بخشے تو اس کی مرضی..... فرمایا کہ اس

میں استغفار کی بو آتی ہے..... نہ بخشنے تو اس کی مرضی فرمایا..... کہ گویا کہ اب مجھے فکر نہیں.....

اللہ کے حضور جب مانگو تو استغفار کی بو بھی نہ ہو..... محتاجی ہر لمحے اور اشارے میں ظاہر ہو..... تو پوچھا گیا حضرت..... پھر کیا کہنا چاہئے تھا؟..... فرمایا وہ یہ کہے.....

اگر بخشنے زہے قسمت جو نہ بخشنے کروں زاری
اگر وہ نہ بخشنے تو میں زاری کروں گا..... تڑپوں گا..... محتاج جو ہوں..... جب محتاج اور ضرورت مند ہوں..... طالب ہوں..... طالب کا کام ایک طرف کنارہ کشی نہیں..... وہ بار بار تڑپے اور زاری کرے..... کس کے آگے؟..... (مالک کے آگے)..... اور مالک کے آگے تڑپنا عزت ہے ذلت نہیں..... تو حضرت نے فرمایا..... وہ یہ ہے کہ.....

اگر بخشنے زہے قسمت جو نہ بخشنے کروں زاری
اس بندے کی کیوں خواری مزاج یار میں آئے
تو اللہ سے ایک تعلق ہونا چاہیے..... کہ جس میں ہر وقت ہم اس کے محتاج ہیں.....

انسانی جان کی قربانی اصل یا بدل:-

اور اسماعیلؑ نے جملہ ادا کیا..... سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ..... اے باپ آپ مجھے انشاء اللہ صابرین میں سے پائیں گے..... گئی اور صابر گزرے اللہ کی راہ میں صبر کرنے والے..... میں بھی ان میں سے ایک ہوں..... اس میں خودی کا دم نہ مارا..... اپنے آپ کی

بڑائی کا دم نہ مارا.....

حضرت ابراہیمؑ بیٹے کو لے کر چلے..... اس عقیدے کے ساتھ چلے
کہ اس نے واپس نہیں آنا..... انہوں نے چھری رکھی..... چھری کو نہ چلنا
تھا..... نہ چلی..... ابراہیمؑ کی نیاز مندی اپنا حق ادا کر گئی..... پھر خدا
کا فیصلہ دوسرا تھا..... جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ آ گیا کہ اب یہ جانور
ذبح کرنا ہے..... اب اس پر غور کیجئے تو جانور کی قربانی اصل ہے یا بدل؟
..... بدل کہتے ہیں..... (Substitute)..... بدل کا معنی اصل
کی بجائے..... تو اصل قربانی اللہ نے مانگی انسانی جان کی تھی یا جانور کی؟
..... (انسانی جان کی)..... اب اس نے کرم کیا کہ اس کی بجائے جانور
قبول کر لیا..... تو معلوم ہوا کہ قربانی اصل میں ہے انسانی جان کی..... جو
انسانی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو..... اس کی جانور کی قربانی قبول ہے
..... نہیں سمجھے؟..... اب جو قربانی کے دن آرہے ہیں..... مسلمان
قربانی کریں گے..... اللہ قبول کرے..... لیکن جانور کی قربانی کس کی
قبول ہے؟..... جو اپنی جان کی قربانی کے لئے تیار ہو..... اور اللہ کے
کرم کا شکر ادا کرتے ہوئے جانور کو پیش کرے..... جس طرح ابراہیمؑ نے
جانور کی قربانی کی..... تو اصل قربانی کیا ہے؟..... (انسانی جان کی).....

جہاد وقت کی اہم ضرورت:-

محترم دوستو اور بھائیو..... میں آپ سے ایک بات کہہ رہا ہوں
..... یہ وقت کی پکار ہے..... اس وقت پاکستان پر بڑے نازک حالات
ہیں..... بھارت دانت پیس رہا ہے..... اور بہانے کی تلاش میں ہے

کہ کشمیر کے مسئلے پر یا کسی اور مسئلے پر کسی طرح مجھے بہانا ملے..... اور میں حملہ کروں..... امریکہ اس کی سیاست اور ہے..... جب تک روس تھا اس وقت اس کی سیاست اور تھی..... اور جب روس منتشر ہو گیا..... اور اس کی طاقت تتر بتر ہو گئی..... تو اب یہ اپنے آپ کو دوسرا خدا سمجھتا ہے کہ میں دنیا کو نئی ترتیب دوں گا..... New Order نئی ترتیب دوں گا..... دے؟..... جس نے بنایا ہے..... امریکہ کہتا ہے..... کہ میں دنیا کو نیو آرڈر دوں گا..... نئی ترتیب دوں گا..... یہ امریکہ کا پروگرام ہے..... دنیا کو نئی ترتیب دینے کے لئے وہ سب سے زیادہ اپنا مخالف کس کو سمجھتا ہے؟..... وہ مخالف سمجھتا ہے..... کہ جس طرح ایک نظریاتی سلطنت..... روس پامال ہوئی..... اب دوسری سلطنت ہے چین..... وہ بھی نظریاتی طور پر دوسرا ملک ہے..... تو وہ بھی اسی طرح Down ہو جائے..... Down Fall اب (China) کی طاقت کو کمزور کرنے کے لئے اس نے زیادہ سے زیادہ مدد دینی ہے کس کو؟..... (بھارت کو)..... انڈیا کو..... خود تو نہیں لڑنا چاہتا ہے..... بھارت کو طاقت دینی ہے..... اور انڈیا ہمارا ایسا دشمن ہے کہ اس نے وہ طاقت چاہتا ہے کہ اس کے استعمال نہیں کرنی..... ہمارے خلاف استعمال کرنی ہے..... تو پاکستانی قوم پر..... ایک عجیب وقت آ گیا..... اور پوری دنیا کے مسلمان..... اس وقت بیرونی قوتوں کی غلط پالیسی کے زرعے میں ہیں..... ایک ایک مسلمان ملک پر ظالمانہ کارروائی ہو رہی ہے.....

یہ ملک اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر بنا تھا..... ہمیں اس ملک میں

صحیح عقیدہ رکھ کر زندہ رہنا ہے یا نہیں؟..... (رہنا ہے)..... ہماری کیا
 تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ امتحان کا وقت ہم پر نہ لائے..... ہم کمزور ہیں.....
 لیکن اگر امتحان کا وقت آ گیا..... تو بحیثیت مسلمان ہم وہ قوم ہیں..... جو
 ابراہیمؑ کی ملت ہیں..... اور قربانی کی اساس پر ہم کہتے ہیں..... کہ اللہ کی
 رضا کیلئے اگر جان دینی پڑی..... ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے.....
 جانور کی قربانی اس کی قبول ہے..... جو جان کی قربانی پیش کرنے کا
 ارادہ رکھتا ہے..... اسلام کی عبادات میں جہاد ایک بہت اہم عبادت ہے
 نہتے مسلمان اٹھتے ہیں..... نہتے تھے پھر اللہ نے ہتھیار بھی دیئے
 افغانستان کے مجاہدین کا خون گرا کہاں؟..... (افغانستان میں)
 لیکن خون پر بہار کہاں آئی؟..... (رشیا میں)..... اتنے مجاہدین
 جن کے پاس معمولی طاقت تھی..... اور ایک سپر پاور کے ساتھ لکرائے.....
 خون گرا افغانستان میں..... اور پھل آیا روس میں..... روس کی سلطنت
 ککڑے ککڑے ہوئی ہے..... توقع ہو سکتی تھی؟..... (نہیں).....
 ہم کہتے ہیں..... اے مالک حقیقی اگر تو مجاہدین افغانستان کے خون کی
 لاج رکھتے ہوئے..... سلطنت روس کو تار تار کر سکتا ہے..... اس وقت دنیا میں جو بھی
 مسلم ممالک ہیں..... ان پر امریکہ دوسرا خدا ہونے کی وجہ سے ان کے بارے
 میں غلط سوچ رہا ہے..... یا اللہ اس کے غرور کو بھی توڑ دے..... (آمین).....
 اپنے دین اور ایمان کو بچانے کیلئے ہم میں کوئی عقیدہ بھی چاہیے کہ
 نہیں؟..... (چاہیے)..... اپنا عقیدہ..... ہمارا عقیدہ کیا ہے؟
 (اہل سنت والجماعت)..... ہم اپنے عقیدے کے تحفظ کے لئے

ایران کے کسی نظریے کو قبول کریں گے؟..... (نہیں) اس ملک میں اہل سنت والجماعت کی اکثریت ہے..... اور ہم نے اس ملک کو اہل سنت ہی رکھنا ہے یہ نہیں کہ بین الاقوامی سیاست میں اگر ایران ہمارا ساتھ دے..... تو ہم اپنے مذہب میں کمزور پڑ جائیں گے..... ہمارا ان سے مذہبی جو اختلاف ہے..... وہ اصولی ہے..... فروغی نہیں..... اصولی کئے کہتے ہیں؟..... (بنیادی)..... شافعیوں کے ساتھ ہمارا اختلاف فروغی ہے..... مالکیوں کے ساتھ فروغی..... حنبلیوں کے ساتھ فروغی..... اب حنبلی نماز میں ہاتھ اوپر باندھتے ہیں..... ہم نیچے باندھتے ہیں..... تو یہ اختلاف فروغی ہے..... یہ بنیادی نہیں..... ہمارے اختلافات شیعہ کے ساتھ بنیادی ہیں..... اصولی نہیں.....

عیسائیوں کا اعتراض اور اس کا جواب:-

لندن میں عیسائی کہنے لگے کہ قرآن میں لکھا ہوا ہے کہ دائیں طرف والے جنتی..... تو یہ کیا کہنے لگے کہ ادھر سے چلیں تو دائیں طرف والے یہ..... اور ادھر سے چلیں تو دائیں طرف والے وہ..... قرآن نے یہ کہا..... وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ (پارہ ۲۷ سورۃ واقعہ آیت ۲۷)..... وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ (پارہ ۲۷ سورۃ واقعہ آیت ۴)..... کہ بائیں طرف والے جہنمی..... میں نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی..... لیکن انہیں سمجھ نہ آئی..... میں نے کہا کہ..... پھر ان کے ساتھ ایک چکر چلاؤ کہ..... میں نے کہا کہ نہ نہ..... تم نہیں سمجھے..... دائیں طرف والے کو جو کہتے ہیں جنتی..... اور بائیں طرف والے کو کہا کہ جہنمی

..... اس سے مراد تم نہیں سمجھے..... دائیں طرف سے مراد وہ تو میں جن کی لکھائی دائیں طرف سے شروع ہوتی ہے..... اور بائیں طرف والے وہ جن کی لکھائی بائیں طرف سے شروع ہوتی ہے..... دائیں طرف سے کن کی لکھائی شروع ہوتی ہے؟..... (عربی، اردو، فارسی)..... اسلامی زبانیں اور بائیں طرف سے کن کی لکھائی شروع ہوتی ہے؟..... کہنے لگے سمجھ آ گئی ہمارا حال ہمیں معلوم ہو گیا..... میں نے کہا کہ یہ تھا تمہارا علاج..... تم ہو بائیں طرف والے علم کی بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی..... اور جب یہ کہا تو یہ نکتہ ان کو سمجھ میں آ گیا.....

تو میں کہا کرتا ہوں..... کہ یہ فطرت کے نشان جو ہیں..... یہ بھی دیکھو.....

ایک سوال کا جواب :-

آج ہی ایک آدمی سوال پوچھ رہا تھا..... کہ ٹیلی ویژن دیکھنا..... اور سینما دیکھنا یہ کیسا ہے؟..... میں نے کہا کہ..... جسے تم سینما کہتے ہو..... اس کو دیکھنے سے پہلے تم نے ایک حقیقت نہیں دیکھی..... کیا؟..... میں نے کہا کہ سینما جب تم کو دکھانا ہو..... جب تک آپ کو اندھیرے میں نہ لے جائیں سینما دکھاتے ہیں؟..... (نہیں)..... تو سینما کا کھیل کوئی بھی دکھانا ہو تو پہلے کیا کرنا پڑتا ہے؟..... (اندھیرے میں جانا ہوتا ہے)..... اگر اس میں کوئی روشن پہلو ہوتا تو پہلے اندھیرے میں کیوں لے جاتے..... یہ اندھیرے میں کیوں دکھایا جاتا..... میں نے کہا کہ یہ ٹیلی ویژن کی چمک دمک روشنی میں زیادہ ظاہر ہوتی

ہے..... یا اندھیرے میں؟..... (کہتا ہے وہ تو اندھیرے میں).....
 پھر میں نے کہا کہ یہ ساری تہذیب اندھیرستان ہے.....

اصولی مسائل میں لڑنا جہاد ہے:-

اصولی مسائل میں لڑنا جہاد ہے..... اور فروعی میں لڑنا درست نہیں
 ہے..... صحابہؓ میں کتنے فروعی طریقے تھے..... لیکن وہ لڑتے نہیں تھے
 فروعی مسائل میں لڑنا درست نہیں ہے..... صحابہؓ نے نہیں لڑائی کی.....
 بدعت کسے کہتے ہیں؟..... بدعت اس کام کو کہتے ہیں..... جو
 صحابہ رضی اللہ عنہم سے نہ ہو..... ایک جگہ دو مسلمان لڑ رہے تھے..... ایک
 کہتا ہے..... نماز میں یہاں ہاتھ باندھیں..... دوسرا کہنے لگا حضرت علی
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا..... کہ سنت یہ ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے
 باندھے جائیں.....

..... إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اخْذَ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السَّرَّةِ.....

ہاتھ نیچے باندھے جائیں..... اور ایک کہنے لگا کہ اوپر باندھنے کی
 روایتیں بھی تو موجود ہیں..... تو سمجھانے والے نے کہا کہ صحابہؓ میں
 اگر دو تین طریقے ہیں..... تو کیا وہ آپس میں لڑے؟..... کہنے لگا کہ نہیں
 انہوں نے علیحدہ علیحدہ جماعت بندی کی؟..... (نہیں)..... تو
 ان مسائل میں علیحدہ علیحدہ جماعت بنانا..... اور لڑائی کے مورچے قائم کرنا
 یہ صحیح نہیں اس میں گنجائش پیدا کرو..... روایات اگر مختلف ہوں
 تو ان میں ترتیب دینا..... ترجیح دینا مجتہد کا کام ہے..... صحابہ
 کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہمارے عقیدے بنیادی ہیں.....

ہم جوڑ کے قائل ہیں :-

ہم اہل سنت والجماعت ہیں..... تو اہل سنت والجماعت کا امتیاز کیا ہے؟..... کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اور آپ کے خاندان میں جوڑ کے قائل ہیں..... توڑ کے نہیں..... ہم جس طرح حضرت ابو بکرؓ کی شان بیان کرتے ہیں..... اسی طرح حضرت علیؓ اور حسینؓ کی بھی شان بیان کرتے ہیں..... اہل سنت کی بنیاد کس پر ہے؟ جوڑ پر..... اور ہم صحابہ کرامؓ کو چھوڑ سکتے نہیں..... دلیل اس کی کیا ہے؟.....

دلیل یہ ہے کہ آپ کا نام ہے اہل سنت والجماعت..... یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت..... اور نبی ﷺ کی جماعت کو ماننے والے..... تو آپ نے جب کہا کہ والجماعت تو آپ صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ سکتے ہیں..... (نہیں)..... آپ کے سامنے کسی صحابیؓ کا عمل آئے..... تو کبھی

یہ نہ کہنا..... کہ چھوڑو یہ تو صحابیؓ کا عمل ہے..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بتاؤ..... بھائی رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ میں تفرقہ کوئی ڈال سکتا ہے؟..... (نہیں)..... کسی صحابیؓ کی کوئی روایت آئے..... تو آپ

کی زبان سے یہ نہ نکلے کہ بھائی یہ بات تو عمرؓ کی ہے..... تو ہم نے تمام صحابہؓ کو نبیؐ کے ساتھ جوڑ کر چلنا ہے..... نبی ﷺ کی سنت اور اس کی جماعت

دونوں کو مانو..... اہل سنت والجماعت آپ کا نام کیا ہوا؟..... اہل سنت

والجماعت..... تو صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور نبی ﷺ میں توڑ پیدا نہیں کرنا

..... نمبر دو..... نبی ﷺ کے صحابہؓ میں اور خاندان رسالت میں اہل بیتؓ

میں بھی توڑ پیدا نہیں کرنا.....

شیعہ کہتے ہیں کہ ہم اہل بیتؑ کو مانیں گے خاندان اہل بیتؑ کو صحابہؓ کو نہیں مانتے..... اور ہم ایک کو مانتے ہیں یا دونوں کو؟..... (دونوں کو)..... تو ہم کون ہیں..... اہل سنت والجماعت..... صحابہؓ اور خاندان رسالت میں شیعہ توڑ پیدا کرتے ہیں..... اب طالب علموں کو..... نوجوانوں کو..... پڑھے لکھوں کو میں بتاتا ہوں..... کہ ہماری تاریخ میں جوڑ ہے یا توڑ؟..... (جوڑ).....

ایک مسئلہ یاد رکھیں..... سیدنا حضرت عثمان غنیؓ سے بات شروع کرتا ہوں..... ان کے بیٹے کا نام تھا عمرو..... عمرو کے دو بیٹے تھے..... ایک کا نام ہے زید..... ایک کا نام عبداللہ..... یہ حضرت عثمانؓ کے کیا لگے؟..... حضرت عثمانؓ کے بیٹے کا نام ہے عمرو..... (ع، م، ر) اگر (ع، م، ر) ہو تو کہتے ہیں..... عمر اگر (ع، م، ر) ہو تو کہتے ہیں عمرو..... حضرت عثمان غنیؓ کے بیٹے کا نام عمرو ہے..... اور عمرو کے بیٹے یزید اور عبداللہ..... زید کی بیوی کا نام تھا سکینہ..... اور عبداللہ کی بیوی کا نام فاطمہ..... یہ سکینہ اور فاطمہ دونوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں تھیں..... یہ وہی سکینہ ہے..... جو کربلا میں موجود تھیں..... حضرت حسینؓ کی بیٹیوں کے نام سکینہ اور فاطمہؓ یہ علیؓ کی کیا لگیں؟..... (پوتیاں)..... (..... زید اور عبداللہ حضرت عثمانؓ کے پوتے..... تو حضرت عثمانؓ کے پوتے اور حضرت علیؓ کی پوتیاں ان کے آپس میں نکاح جو ہوئے..... تو یہ نکاح جوڑ کی علامت ہے یا توڑ کی؟..... (جوڑ کی).....

تو صحابہؓ میں اور خاندان رسالت میں یا بنو امیہ اور بنو ہاشم میں توڑ ہے یا

جوڑ؟..... (جوڑ)..... اور یہ جو نکاح میں نے آپ کے سامنے بیان کئے
یہ کربلا کے واقعہ کے بعد کی تاریخ ہے..... جو لوگ کہتے ہیں توڑ کے
قائل ہیں..... ہم توڑ کے قائل نہیں ہم جوڑ کے قائل ہیں..... اور ہماری
دلیل یہ کہ حضرت علی المرتضیٰؑ کی پوتیاں..... اور حضرت عثمان غنیؓ کے پوتے ان
کے نکاح ہوئے..... اور کربلا کے واقعہ کے بعد..... معلوم ہوا کہ توڑ کوئی
نہیں جوڑ ہی جوڑ ہے..... اب کسی کو حق پہنچتا ہے کہ ان کو توڑے؟.....
(نہیں)..... اگر ان کو توڑے تو باقیوں کے ساتھ جوڑ رہے گا؟.....
(نہیں)..... میں ان کو کہا کرتا ہوں..... جو ان کو جوڑتے ہیں.....

تم نے ان کے گریبان دریدہ کئے
جو تمہارے گریبان پیتے رہے
یہ انہی کا جگر تھا کہ ہر حال میں
مسکراتے رہے زہر پیتے رہے
جب تہمی نے بہار چمن لوٹ لی
تو نئے پھول بونے سے کیا فائدہ

برادران اسلام!..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام کیا
تھا؟..... (عمرو)..... عمرو کے بیٹے زید اور عبداللہ..... زید کی بیوی
کا نام سیکھ..... عبداللہ کی بیوی کا فاطمہ یہ دونوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی
بیٹیاں تھیں..... تو ان میں جوڑ ہے یا توڑ؟..... (جوڑ)..... یہ ایک
ہیں یا علیحدہ علیحدہ؟..... (ایک ہیں).....

سنو!..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام کیا تھا؟.....

ابانؓ یہ دوسرا بیٹا ہے عمرو کی بات ہو چکی ، ابانؓ بن عثمانؓ..... ابانؓ کون ہے؟
 (حضرت عثمانؓ کا بیٹا)..... ابانؓ بن عثمانؓ کی بیوی کا نام تھا ام
 کلثوم..... ام کلثوم کون ہے؟..... یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی
 حضرت جعفر طیارؓ..... جو حضور ﷺ کی زندگی میں غزوہ موتہ میں شہید
 ہوئے..... یہ حضرت جعفرؓ کی نواسی ہے ام کلثومؓ..... جو ابانؓ کے نکاح
 میں تھی..... اور بھائی جعفر طیارؓ کی شہادت کے بعد علی المرتضیٰؓ اپنی بھتیجی کے ولی
 تھے..... ان کے ذریعے یہ نکاح ہوئے..... حضرت ابانؓ بن عثمانؓ کے
 نکاح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی کی نواسی، نام کیا ہے؟..... (ام
 کلثوم)..... یہ جوڑ کا نشان ہے..... یا توڑ کا؟..... (جوڑ کا).....

تعارف امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ:-

آپ نے بہت سنا ہوگا..... کہ فقہ جعفریہ بھی ایک فقہ ہے..... یہ فقہ
 جعفریہ کس کے نام پر ہے؟..... (امام جعفرؓ کے نام پر)..... تو امام جعفر
 صادقؓ کی بھی تو آپ کو کوئی پہچان ہو امام کون تھے؟..... ان کی ماں کا نام ہے
 ام فروہ..... ام فروہ کون تھی؟..... (قاسم کی بیٹی)..... اور قاسم کون؟
 (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے)..... حضرت ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کے پوتے قاسم..... مدینہ کے سات بڑے عالموں میں
 سے تھے..... ان کی بیٹی ہے ام فروہ..... جو امام جعفر صادقؓ کی ماں ہے
 اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پوتے قاسم ایک بیٹے سے..... اور
 حضرت صدیق اکبرؓ کی پوتی اسماء یہ دوسرے بیٹے سے..... حضرت ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہ کی پوتی ہے..... اس قاسم اور اسماء کے نکاح سے ام فروہ پیدا ہوئی

..... تو ام فروہ کی ماں اسماء کا رشتہ بھی صدیق اکبرؓ سے اور والدہ ان کی
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور باپ امام باقرؓ علی رضی اللہ
 عنہ کے پڑپوتے حضرت جعفر صادقؓ کہا کرتے تھے کہ

ولدنٰی ابوبکر مرتین

مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ جنا ہے یہ آپ کی ان سے
 دو گنی نسبت تھی میں کہتا ہوں کہ یہ توڑ ہے یا جوڑ؟
 (جوڑ) اگر آدھوں کو چھوڑ دے تو باقی آدھے بھی گئے تو ایسی
 مثال تو نہ ہو ۱

کہ ایک مولوی صاحب تھے ان کی داڑھی ضرورت سے زیادہ
 لمبی تھی تو کہیں جنتری میں انہوں نے پڑھا کہ جس کی داڑھی لمبی
 ہو وہ بے وقوف ہوتا ہے وہ جنتری کی بات ہے چھوڑو
 یہ کوئی وحی ہے؟ (نہیں) یہ بات رات کی تنہائی کی تھی
 ڈرا ہوا تھا کہ جس کی داڑھی لمبی ہو بے وقوف ہے تو آج ڈر رہا تھا
 تو اس نے سوچا بھی کچھ نہ عقل بھی ایسی تھی سمجھ والے نہ
 تھے داڑھی پکڑی ہاتھ میں اور جتنی داڑھی تھی مٹھ سے زیادہ وہ
 ساری کی ساری چراغ کے اوپر رکھ دی وہ ڈر رہا تھا کہ یہ جل
 جائے کوئی مجھے کہنے نہ پائے بے وقوف اور جلانے کے لئے بھی
 رکھی اور ہاتھ کو گرمی لگی آگ کی گرمی لگی ہاتھ کو تو بے
 ساختہ ہاتھ چھوٹ گیا اور باقی بھی گئی تو نیت اس کی کیا
 تھی؟ آدھی رہے یا ساری؟ (آدھی) نیت تو تھی کہ

آدھی جائے..... لیکن گئی ساری جو لکھا تھا..... اس کی عملی صورت حضرت نے اپنے عمل سے کردی.....

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا نہ ہو
(اے رونے والی آنکھ ذرا غور تو کر)

جوڑ کیسے ممکن ہے؟

برادران اسلام!..... اس وقت ہمیں جوڑ کی ضرورت ہے.....
حکومت کے ایک آدمی نے پوچھا کہ اس زمانے میں کوئی ایسی ترتیب ہو سکتی ہے کہ..... شیعہ سنی جوڑ ہو جائے..... میں نے کہا کہ ان کا اختلاف کس نام سے ہوتا ہے کہ سنی تو خلفاء راشدین کا نام لیتے ہیں..... اور شیعہ زیادہ خاندان رسالت کا نام لیتے ہیں..... تو میں نے کہا کہ ان کے جوڑ کا صرف یہی طریقہ ہے کہ پاکستان میں اس بات کی تبلیغ ہو کہ صحابہؓ اور خاندان رسالت آپس میں جڑے ہوئے تھے..... تفرقہ نہیں تھا..... تو اوپر تفرقہ نہیں تھا..... تو آج تفرقہ ہوگا؟..... (نہیں)..... اور اگر ان کا اوپر تفرقہ تھا..... تو آج بھی ہوگا..... شیعہ کا لٹریچر جو کہتا ہے کہ صحابہؓ اور اہل بیتؑ میں دشمنی تھی..... علیحدہ علیحدہ تھے..... انتشار تھا..... اختلاف تھا..... جب تک یہ نعرہ ہوگا نیچے صلح ہو سکتی ہے؟..... (نہیں)..... تو حقیقی صلح کی صورت یہی ہے کہ صحابہؓ اور اہل بیتؑ شیر و شکر تھے..... ان میں توڑ نہیں تھا..... ان میں توڑ پیدا کرنے والی تحریک کو دبایا جائے..... ناکام کیا جائے..... اور حکومت کی ایسی پابندی ہو کہ کوئی شخص صحابہؓ اور خاندان رسالت میں

تفرقہ پیدا نہ کر سکے..... آج جوڑ ہو گا..... میں ۳۰ سال پہلے جب پاکستان میں رہتا تھا..... اس وقت بھی میں نے قوم کو آواز دی تھی اور جوڑ ہے توڑ نہیں..... توڑ کی بات شیعہ کی بنائی ہوئی ہے..... اور غلط ہے.....

مودت کی دعوت:-

آج سے تیس سال پہلے میں نے دعوت پیش کی تھی..... مودت و محبت اور جوڑ کی..... یہ وہ تعویذ ہے جو میرے ہاتھ میں ہے..... اس کا نام ہے شجرہ مودت..... مودت کا معنی محبت جوڑ..... جب میں نے یہ لکھا تو اس وقت کے شیعہ لوگ میدان میں آ کر کہنے لگے..... اس نے مودت کی دعوت دی ہم عداوت کی دیں گے..... لکھیں گے ”شجرہ عداوت“..... میں نے کہا کہ جن کی قسمت میں مودت ہے..... وہ مودت لکھیں گے..... اور جن کی قسمت میں عداوت ہے..... وہ عداوت لکھیں گے..... لیکن ۳۰ سال ہو گئے عداوت کا شجرہ نہیں آ سکا..... اور یہ تمام رشتے جو میں نے آپ کے سامنے بیان کئے..... یہ ”اسمائے متبرکہ“ ان کے رشتے اور نکاح جو ہوئے ان کا جوڑ بیان کیا..... اور پاکستان میں ایک قوم بننے کے لئے ضروری ہے..... کہ صحابہؓ اور خاندان رسالت میں جوڑ کی بات نشر عام کی جائے..... پھیلائی جائے..... اور جو لوگ توڑ کی کوشش کرتے ہیں..... ان کی بات غلط ہے.....

تعویذ دینے والے نے جو تعویذ دے دیا..... اس کے بعد اپنی طرف سے وہ موڑا نہیں جاتا..... چونکہ یہ اسمائے متبرکہ ہیں..... کہ جس گھر میں بھی ہوں گے..... ان شاء اللہ جوڑ کی بات ہوگی توڑ کی نہیں..... اس لئے اس کو دہی لے کہ جس نے اس کو تہہ نہیں کرنا..... اور وہ لے جس نے آگے کم

از کم پانچ افراد کو پڑھانا ہے..... خواہ.....

بھائی ہو

بہن ہو

بٹی ہو

بیوی ہو

بمسابہ ہو

لیکن صرف پانچ تک یہ چند نسخے ہیں..... یہ میری جوڑ کی دعوت ہے
 کہ توڑ کی..... بات غلط ہے..... اور میں نے تاریخ کی روشنی میں یہ کہا
 اب یہی بات میں نے لاہور میں ایک دن کہی..... تو ایک شخص کہنے لگا
 کہ ان باتوں کو چھوڑو پچھلی تاریخ کیا کہتی ہے..... آج ان میں کوئی جوڑ
 ہو سکتا ہے..... میں نے کہا کہ ہاں آج بھی ہو سکتا ہے..... میں نے کہا کہ
 حضرت مہدی کی آمد کو دونوں مانتے ہیں..... جب تک امام مہدی نہیں آتے
 یہ ہمارے ساتھ ہو جائیں..... جب تک امام مہدی نہیں
 آتے..... اس وقت تک تمام شیعوں کو چاہیے کہ وہ سنی ہو جائیں..... اور
 جب مہدی آئیں گے..... ہم امام مہدی کے ساتھ ہو جائیں گے..... کہنے
 لگے کہ اس وقت اگر آپ نہ ہوں؟..... میں نے کہا کہ ہم سے وعدہ لے لو تمہیں
 لے لو..... جتنے بھی اہل سنت کے ممتاز علماء ہیں..... ان سے پوچھ لو جب
 میں نے یہ کہا تو پھر کہنے لگے کہ بات تو ٹھیک ہے..... لیکن آپ تو نقد مانگتے ہیں
 کہ ہمارے عقیدے میں آجاؤ..... اور جو آپ کہتے ہیں..... وہ ادھار
 ہے..... معلوم نہیں امام آئیں یا نہ آئیں..... پہلے تم کہتے تھے کہ وہ ضرور

آئیں گے..... اب کہتے ہو کہ شاید نہ آئیں..... ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ملکی حالات ایسے ہیں کہ اس میں ہم تفرقے کے ساتھ نہیں چل سکتے..... اس ملک کو بچانا ہے..... اور اس کا تحفظ کرنا ہے..... تو ہمیں اختلافات کو کم کرنا پڑے گا..... اور اس کی یہی ایک صورت ہے کہ جب تک امام نہیں آتے تم ہمارے پیچھے آ جاؤ..... وہ جب امام آئیں گے..... ہم امام کے پیچھے ہو جائیں گے..... اور یہ بات نہ کہو معلوم نہیں کہ وہ آئیں یا نہ آئیں.....

آئیے! اپنے اصل موضوع کی طرف پھر لوٹیں..... بات قربانی کی ہو رہی تھی..... اصل اللہ کی راہ میں انسانی جان دینا ہے یہ اس کا کرم ہے کہ اس کے بدلے جانور قبول کر لے.....

بدل کا بدل نہیں ہوتا:-

اللہ کے بندو!..... ہمارا عقیدہ ہے کہ جانور کی قربانی بدل ہے..... انسانی جان کی قربانی کے بدلے میں..... اصل قربانی تھی اسماعیلؑ کی..... اللہ نے اس کی بجائے قبول کر لی جانور کی..... اور جب تک یہ عقیدہ نہ ہو کہ..... اے اللہ تیرے دین کے لئے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے..... اگر جان قربان کرنے کا موقع آئے تو میں اپنی جان قربان کروں گا..... یہ جذبہ اندر ہو تو خدا پھر تو قربانی قبول کرے گا..... اور اگر یہ جذبہ نہ ہو تو جانور کی قربانی کیا ہے؟..... یہ قربانی بدل ہے..... اور اصل انسانی قربانی ہے..... اصل اور بدل میں فرق سمجھئے..... انسانی قربانی اصل اور جانور کی قربانی بدل ہے..... اور جو لوگ کہتے ہیں کہ قربانی نہ دواتے پیسے غریبوں کو دے دو..... تو جو غریبوں کے لئے پیسے ہیں..... جو قربانی کی

بجائے غریبوں کو دینے ہیں..... اس کا نام کیا ہوگا؟..... اس کا نام ہوگا
بدل کا بدل..... اصل انسانی قربانی..... بدل جانور کی قربانی اور جو پیسے
دیئے جائیں وہ بدل کا بدل تو قانون یہ ہے کہ.....

لیس للبدل بدل

بدل ہمیشہ اصل کا ہوتا ہے..... بدل کا بدل نہیں ہوتا..... اور جو
بدل ہو اس کا آگے بدل نہیں..... تو اب اسلام میں قربانی جانور کی ہی ہے
..... پیسے اتنے دیدو..... ہرگز قبول نہیں..... ان تین دنوں میں.....

قربانی کے متعلق فرمان رسالت ﷺ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا..... کہ سب سے بہترین عمل
ان تین دنوں میں ہی ہے..... مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّهْرِ أَحَبَّ
إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا
..... وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعُ بِالْأَرْضِ فَطَبِّئُوا بِهَا نَفْسًا
..... أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... کہ ابن آدم کا کوئی عمل ان ایام
نہر میں جانور کے ذبح کا خون گرانے سے بہتر نہیں..... اور قیامت کے دن
..... صرف ان جانوروں کا گوشت تمہارے نیکیوں کے پلڑے میں نہیں.....

ان کے گھر

ان کی کھال

ان کے بال

اور ان کی وہ چیزیں جو تم پھینک دیتے ہو..... نیکیوں کے پلڑے میں وہ بھی آئیں گی.....

معلوم ہوا کہ قربانی ان دنوں میں جانور کی ہی ہے..... اور اس کا بدل آگے مقرر کرنا کہ اتنے پیسے دے دو..... یہ بدل کے بدل کی تلاش ہے..... اور اہل علم نے کہا ہے کہ بدل کا بدل نہیں..... تو اصل قربانی کس کی؟..... (انسانی جان کی) اس کا نام ہے جہاد..... تو عبادتیں ہیں پانچ

نماز

روزہ

حج

زکوٰۃ

جہاد

ہماری کتابوں میں جو پانچ عبادتیں لکھی ہیں..... وہ یہ ہیں.....
کلمہ عبادات میں نہیں وہ ایمان میں ہے..... ان میں پہلی چیز ہے.....
عقیدہ..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ.....

آگے جو اعمال ہیں..... وہ کتنے ہیں؟..... (چار)..... تو ان کو کلمے کے ساتھ شامل کرو..... تو پانچ ارکان ہیں..... اور صرف عبادات کر لو تو چار یہ اور پانچویں عبادت جو ہے..... وہ جہاد ہے..... اس کو مستقل طور پر اس لئے شامل نہیں کیا گیا..... کہ جہاد کی نوبت کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں..... لیکن یہ جو چار عبادتیں ہیں..... وہ ہمیشہ کیلئے ہیں..... اور کلمہ بھی ہمیشہ کیلئے..... اس لئے پانچ ارکان میں کلمے کو ساتھ رکھا

گیا..... ان چار عبادتوں میں افضل عبادت کون سی ہے؟..... (نماز)
..... اب اگر نماز اور جہاد میں کبھی ٹکراؤ ہو گیا..... تو پھر دیکھئے کس کو آگے
رکھنا پڑا.....

جہاد افضل عبادت :-

حضور ﷺ میدان جہاد میں تھے..... نماز کا وقت آ گیا..... اور
جنگ جاری تھی..... آپ ﷺ نے جنگ کو جاری رکھا نماز کو پیچھے کر لیا.....
معلوم ہوا کہ جہاد اتنی اونچی عبادت ہے کہ اگر نماز سے بھی ٹکرائے..... تو
حضور ﷺ نے نماز کو موخر کر دیا..... اور ان کے لئے یہ بددعا کی.....
یا اللہ..... اس قوم پر اپنی پکڑ اتار..... انہوں نے تیرے نبی ﷺ
کو نماز سے دور رکھا..... جتنا وقت نماز سے دوری ہوئی..... حضور ﷺ کو اس
کا افسوس ہوا..... لیکن آپ ﷺ نے اپنا معرکہ نہیں چھوڑا..... معلوم ہوا
کہ جہاد وہ چیز ہے کہ جس کی اپنی جگہ بڑی عظمت ہے..... نماز کی قضا ہے
جہاد کی قضا نہیں.....

فوج کی نگرانی :-

ایک دفعہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم..... نماز جنازہ پڑھانے کیلئے
تشریف لائے..... حضرت عمرؓ نے عرض کیا حضور..... اس کی نماز جنازہ
نہ پڑھائیں..... یہ آدمی اچھا نہیں تھا..... آپ نے مخاطب ہو کر پوچھا
کہ اے لوگو تم بتاؤ..... هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ
..... تم نے اس کو کوئی کام مسلمانوں والا کرتے دیکھا؟..... آج جو میت
سامنے ہے..... اس کو مسلمانوں والا کوئی کام کرتے دیکھا؟..... ایک شخص

کھڑا ہوا..... نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ..... ہاں اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ میں
 نے دیکھا..... إِنَّ حَرَسَ لِلْإِسْلَامِ..... ایک دن اس نے اللہ کی راہ میں
 فوج کا پہرہ دیا تھا..... آپ ﷺ جنگ سے آرہے تھے..... فوج تھکی
 ہوئی تھی..... وہ سو رہے تھے..... اور یہ ساری رات ہتھیار اٹھا کر.....
 مسلمانوں کی فوج کا پہرہ دیتا رہا کہ کہیں دشمن شب خون نہ مارے..... رات
 کو حملہ نہ کر دے..... حضور ﷺ کے چہرے پر خوشی آئی..... آپ نے نماز
 جنازہ پڑھائی..... اور میت کو خطاب کر کے کہا..... أَصْحَابُكَ يَطُنُّونَ
 تیرے ساتھی یہ گمان کر رہے ہیں..... إِنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ.....
 کہ تو جہنمی ہے..... وَ يَشْهَدُكَ رَسُولُ اللَّهِ..... اور میں اللہ کا پیغمبر ﷺ
 گواہی دیتا ہوں..... إِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ..... کہ تو جنتی ہے کیوں؟
 تم نے وہ کام کیا ہے کہ جس سے قوم کو زندگی ملتی ہے.....
 تو اللہ تعالیٰ پاکستان پر فضل و کرم کرے..... اور مسلمان ممالک پر اپنا
 فضل و کرم کرے..... اس وقت جو دشمن سوچ رہے ہیں..... ان کے
 بارے میں..... اللہ تعالیٰ ان کی سوچ کو ناکام کرے..... بھارت کے
 عزائم کو ناکام کرے.....

ساری عبادات اللہ کیلئے:-

نماز کس کے لئے

جہاد کس کے لئے

زکوٰۃ کس کے لئے

روزہ کس کے لئے

حج کس کے لئے

عبادت کس کے لئے

عبادات ساری اللہ کے لئے..... اور کوئی عبادت کرنا اللہ کے علاوہ
کسی اور کے لئے یہ شرک ہے..... کسی اور کو راضی کرنے کے لئے عبادت کرنا
ہے تو یہ شرک ہے..... اور خدا کی ذات میں کوئی شریک نہیں..... اس کی
صفات میں کوئی شریک نہیں..... یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں..... کہ پھر تو
خدا کی ذات میں شریک نہیں..... لیکن فرشتے شریک ہیں..... میں کہتا
ہوں کہ فرشتے ہیں؟..... (نہیں).....

نہ فرشتے

نہ پھر

نہ پیغمبر

نہ ولی

نہ پیر

کوئی شریک نہیں..... خدا کا کوئی شریک نہیں..... جب آپ
نے کہا کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... پھر کوئی شریک رہا؟ (نہیں)..... یہ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ کی تلواریں..... حضرت سلطان باہور رحمہ اللہ علیہ نے عجیب بات کہی ہے
کیا؟..... کہ لا سلطان الا هو.....

اے مومن تیرے ہاتھ میں جب..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... کی تلوار
ہو تو تم اس ایک کے سوا کسی اور سے مدد نہ مانگو..... کیونکہ اس کے سوا حقیقی
بادشاہ کوئی نہیں..... تو آپ کا اپنا ارادہ یہ ہونا چاہئے کہ عبادت کا تعلق

.....فوق الاسباب مدد مانگنے کا تعلق صرف خدا سے ہے.....

سوال کا جواب :-

یہ ایک رقعہ ہے..... لکھا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ چاہیں..... تو اور گناہ بخش دیں گے..... تو شرک کے بارے میں جو کہا کہ میں نہیں بخشوں گا..... جواب شرک کا گناہ بھی مٹے گا کہ انسان شرک چھوڑ دے..... جب تک یہ چھوڑے نہ گناہ ساتھ لے جائے گا..... تو پھر اس کی بخشش نہیں ہے..... اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ..... ہمیں حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے..... اور پھر سن لیں..... ہم امت ہیں حضور ﷺ کی..... اور ملت ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی..... ہمارا ان کے ساتھ بھی تعلق ہے..... ابراہیم علیہ السلام کے عقیدے میں قربانی تھی..... ہمارے بھی عمل میں قربانی ہے..... اللہ تعالیٰ قبول فرمائے.....

مناظرہ کی باتیں :-

اس پر میرا ایک بڑا عظیم مناظرہ بلیک برن میں ہوا..... بریک برم انگلینڈ کا ایک شہر ہے..... تو وہاں ایک بڑے پادری بشپ اور ربائی یہودی..... اور ہم نے مل کر ایک جلسہ کیا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد منائیں تینوں..... تو وہاں مختلف پینل ہوتے ہیں..... ہر مذہب کے نمائندے وہاں بیٹھے ہیں..... یہودیوں کی کرسی ہے..... یہ عیسائیوں کی کرسی ہے..... اللہ تبارک و تعالیٰ نے بارہا مجھے وہاں اسلام کی کرسی پر بیٹھنے کا موقع دیا ہے کہ وہ جو اعتراض کرتے ہیں..... اس کے جوابات دینے ہوتے ہیں..... ارادہ تھا کہ وہ مناظرہ آپ کو سناؤں لیکن وہ بہت لمبا ہے.....

اور معرکہ خیز ہے..... خلاصہ یہ ہے کہ اسلام جیتا دہ ہمارے.....

فضیلت والے دن:-

آنے والے دنوں کے بارے میں یاد رکھیں..... کہ عید کس تاریخ کو ہے؟..... (۱۰ ذوالحجہ کو)..... لیکن جو فضیلت والے دن ہیں..... یہ پہلے دن بھی فضیلت والے ہیں..... عید کے انتظار میں رہنا یہ تو پہلے نو دن ہیں..... جب چاند ہو جائے ذوالحجہ کا تو یہ سارے دن نیکی کے ہیں..... گناہ کرو تو عذاب ڈبل ہے..... اور نیکی بھی کرو تو ثواب اور فضل بھی ڈبل ہے..... یہ اللہ کے قرب کے دن عید سے شروع ہیں..... یا پہلے سے؟..... (پہلے).....

اللہ نے ان دنوں کی عظمت کی قسم کھائی..... قرآن کریم میں..... ایک سورت ہے..... ”سورة الفجر“..... فرمایا..... وَالْفَجْرِ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ..... وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ..... وَالْفَجْرِ..... اس فجر کی قسم..... یہ فجر وہی ہے جو دسویں تاریخ کی فجر ہے..... جس کے بعد جانور اللہ کی راہ میں قربان ہوں گے..... وَ لَيَالٍ عَشْرٍ..... اور اس سے پہلے جو دس راتیں ہیں..... ان کی بھی قسم ہے..... اور تین دن تو تشریق کے ہیں ان کی قسم ہے..... تو اللہ نے قسم کھائی ان دنوں کی..... آپ ابھی ارادہ کریں کہ ان دس راتوں کی یا دس دنوں کی تعظیم اور عزت کو قائم رکھنا ہے..... (انشاء اللہ).....

زندگی بے وفا ہے:-

رمضان میں کتنے لوگ تھے..... جو نمازی تھے..... لیکن جب

رمضان جاتا ہے تو نماز چھوڑ دیتے ہیں..... تو میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ آج ارادہ کریں کہ کم از کم جو دس دن آنے والے ہیں..... ان میں تو کم از کم پابندی کریں..... یہ مبارک وقت ہے..... معلوم نہیں کہ کب زندگی کا چراغ بجھ جائے.....

یقین وعدہ فردا سے دل ہر دم دھڑکتا ہے
مبادہ شام کوئی آجائے شام بے سحر ہو جائے
ہر انسان کی زندگی میں..... ایک شام ایسی بھی آنے والی ہے
..... جس کی صبح نہیں ہوگی..... آج صبح ہوتی ہے تو آپ شام کی امید میں
ہیں..... شام ہوتی ہے آپ صبح کی امید میں ہیں..... لیکن یاد رکھو
..... ایک صبح ایسی بھی آنے والی ہے..... جس کی شام نہیں ہوگی.....
وقت تیزی سے گزر رہا ہے آپ ارادہ کریں کہ ان دس دنوں میں..... ہر گناہ
سے بچنا ہے..... اور جو نماز کے پابند نہیں..... اللہ ان کو بھی پابند کرے
..... ان دنوں کا گناہ بھی بڑا..... اور ان دنوں کا ثواب بھی بڑا.....

فرض نماز دوسروں کی طرف سے نہیں پڑھی جاتی:-

آپ جو بھی نیکی کریں..... اس کا ثواب مرحومین کو پہنچا سکتے
ہیں..... مثلاً حج ہے..... حج کی عبادات بیشتر بدنی ہیں..... اس میں
طواف ہے..... بدنی عبادت ہے..... توجہ کی عبادت دوسرے کی طرف
سے بدل کے طور پر کرنا جائز ہے کہ..... عمل یہ کرے اور ثواب اس کو ملے
..... اس سے یہ اصل کے قائم مقام ہو جاتی ہے کہ بدنی عبادت جو ہے.....
یہ بھی دوسرے کی طرف سے کی جاسکتی ہے..... ہاں فرض نماز دوسروں کی طرف

سے نہیں پڑھ سکتا..... نفل عبادت آپ کر سکتے ہیں اور اس کا ثواب مرحومین کو بھیج سکتے ہیں..... اللہ اس کو قبول فرمائے..... (آمین).....

حاجیوں کو نصیحت:-

جو بھی حج کا ارادہ کرے..... میں اس کو ایک نصیحت کیا کرتا ہوں کہ بھائی..... حج پر جانے والو کہ تم نے جو جو قربانی وہاں کرنی ہے..... تو اس نیت سے نہیں کرنی ہے..... جو ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی..... یہ جو قربانی ابراہیمؑ والی ہے..... یہ وہ نہیں حج والی جو لوگ حج کی قربانی یہ سمجھ کر کرتے ہیں..... غلطی پر ہیں..... پتہ کیوں..... اسماعیلؑ کی قربانی کا واقعہ اس وقت پیش آیا..... جب حضرت اسماعیلؑ بچے تھے..... اور باپ ان کو ذبح کرنے کے لئے لے گئے..... یہ واقعہ اس وقت کا ہے..... اس وقت نہ خانہ کعبہ بنا تھا..... نہ حج تھا..... اسماعیلؑ جب بڑے ہوئے اس وقت حضرت ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی دیواریں بنائیں.....

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ

اور جب خانہ کعبہ بن گیا..... پھر حج کی آواز لگائی..... ابراہیمؑ نے ادھر دیکھا..... صحرا اور جنگل کوئی انسانوں کی آبادی نہیں..... یا اللہ یہ آواز میں کن کو دوں..... تو اللہ تعالیٰ نے بتلایا کہ آواز لگانا تیرا کام..... پہنچانا میرا کام.....

عالم ارواح میں ان تمام روحوں کو جن کے لئے..... حج مقدر تھا..... آواز پہنچائی گئی..... حج کی عبادت کب شروع ہوئی..... جب خانہ کعبہ بن گیا..... اور اسماعیلؑ کی قربانی کا واقعہ کب پیش آیا..... جب

خانہ کعبہ نہیں بنا تھا..... تو یہ قربانی حج کا متمہ نہیں ہے..... یہ مستقل عبادت ہے..... جو حاجی لوگ کرتے ہیں.....

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَيَّ الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ..... کہ وہ حج تمتع یا حج قیران کرے تو اس خوشی میں وہ دم دے کہ اس نے دونوں کو جمع کیا عمرہ کو اور حج کو یہ دم ہے..... اس شکرانے کا کہ اے اللہ..... تو نے حج اور عمرے کو جمع کرنے کا موقع دیا ہے..... وہ دم ہے دم شکرانہ تو اس کو اس نیت سے کرنا چاہئے..... اگر کسی نے وہ قربانی ابراہیمؑ کے طریقے کی پیروی میں کر دی..... تو اس کے حج میں ایک بہت بڑا خلا رہ گیا..... اگر کسی نے پہلے سے کی ہو تو اس کے ذمے اب تک قربانی باقی ہے.....

قسم تیری بخش و عطا کی

فقیر ہیں تیرے در کے داتا

جو ہم کو دینا ہے بے طلب دے

سخی کے در پر سوال کیسا؟

اللہ عمل کرنے کی توفیق دے..... آمین.....

وَاجِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

﴿دعوتِ حق﴾

خطبہ:-

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى
خُصُوصًا عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ عَلَى إِلِهِ الْآتِقِيَاءِ وَ
أَصْحَابِهِ الْأَصْفِيَاءِ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنَ
آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَ جَعَلْنَاهُ
هُدًى لِّبَنِي إِسْرَآئِيلَ إِلَّا تَخَذُوا مِنْ دُونِي وَكِيلًا ذُرِّيَّةَ مَنْ
حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱-۳)

صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمِ وَ صَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ
..... وَ نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ لِمِنَ الشَّاهِدِينَ وَ الشَّكِرِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ

تمہید:-

صاحب صدر
گرامی قدر

واجب العزت

علمائے ملت

بزرگان قوم

سامعین عزیز

دوستو

بھائیو

اور طالب علمو

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس زمین پر..... دو جگہوں کو یہ شرف بخشا کہ
انسان خدا کے آگے جھکنے کیلئے اس طرف رخ کرے..... اس زمین پر اس صفحہ
ارضی پر صرف دو جگہیں ہیں جن کی طرف رخ کر کے جین انسانیت خدا کے آگے
جھکتی رہی..... وہ دو جگہیں کون سی ہیں؟..... ایک کا نام بیت اللہ شریف
..... اور دوسری کا نام بیت المقدس..... ایک کا نام مسجد حرام..... اور
ایک کا نام مسجد اقصیٰ..... ان دو جگہوں کے علاوہ اور کوئی جگہ پوری صفحہ زمین پر
نہیں..... کہ جدھر رخ کر کے انسانوں نے خدا کو سجدہ کیا ہو.....

چار قبلوں کا تعارف :-

ابتداء میں پیغمبر..... بستی بستی..... علاقہ علاقہ..... مختلف طور
پر آتے تھے..... لیکن خاتم الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
تشریف آوری پر ساری دنیا **One Unit** بنی تھی..... کہ اب دنیا میں.....

بستی بستی

علاقہ علاقہ

میں پیغمبر نہیں آئیں گے..... بلکہ مشرق و مغرب..... شمال و جنوب..... ساری دنیا کے لئے اور سارے جہان کیلئے ایک ہی پیغمبر ہو..... تو جب ایک ہی پیغمبر ہو تو دنیا ہدایت حاصل کرنے کیلئے ایک یونٹ بنے..... ایک پیغمبر ہے تو دنیا ساری کی ساری ایک یونٹ بنے..... اس کیلئے ضروری تھا..... کہ دونوں قبلوں کو ایک کیا جائے..... اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے ایک رات مقرر فرمائی..... اس رات کو کہتے ہیں معراج کی رات.....

میں نے عرض کیا..... کہ دونوں قبلے ایک ہو جائیں..... اس لئے اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات..... راتوں رات اپنے آخری پیغمبر کو ایک قبلے سے اٹھایا..... دوسرے قبلے پہنچایا..... معراج النبی کا جو زمینی حصہ ہے..... وہ کیا ہے؟..... جمع بین القبلتین..... وہ قبلہ..... اور یہ قبلہ..... ایک قبلے سے اٹھے..... دوسرے قبلے گئے..... مسجد حرام سے آئے..... مسجد اقصیٰ گئے..... بیت اللہ شریف سے اٹھے..... اور بیت المقدس پہنچے.....

دونوں قبلے جو جمع ہوئے..... کس پیغمبر کے قدموں کے نیچے؟..... (حضور اکرم ﷺ کے)..... گویا معراج کی رات یہ اعلان تھا..... کہ اب جو پیغمبر ہے..... وہ ساری دنیا کا پیغمبر ہے..... جس طرح خدا ایک..... کتاب ایک..... پیغمبر ایک..... تو دنیا بھی ایک یونٹ ہے..... اب دنیا تقسیم نہیں.....

ایک لفظ قبلہ یاد رکھیں..... کہ کتنے قبلوں کا تعارف ہو گیا؟..... (دو)..... ایک قبلہ مسجد حرام..... اور ایک قبلہ مسجد اقصیٰ..... اور ایک

قبلہ دعا ہے..... آپ کہیں گے کہ..... یہ قبلہ کہاں سے آیا ہے؟.....
 سین قبلہ دعا ہے آسمان..... مشکلمین نے لکھا ہے کہ جس طرح کعبہ قبلہ نماز
 ہے..... آسمان قبلہ دعا ہے..... جب حضور ﷺ بھی دعا کرتے..... تو
 دھیان اوپر آسمان کی طرف ہوتا..... قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ
 اے میرے محبوب ﷺ ہم آپ کا چہرہ آسمان کی طرف اٹھا دیکھتے ہیں
 اس تمنا کے ساتھ کہ میرا کعبہ..... مسجد اقصیٰ کی بجائے مسجد حرام ہو
 جائے..... تو حضور ﷺ نے دعا کے لئے کدھر رخ کیا؟..... (آسمان کی
 طرف)..... تو یہ کون سا قبلہ ہے؟..... (قبلہ دعا)..... اور ایک
 آسمانی مخلوق ہے..... جنہیں کہتے ہیں فرشتے..... وہ جب عبادت کرتے
 ہیں..... تو ان کا قبلہ ہے قبلہ بیت المعمور..... کتنے قبلے ہو گئے؟.....
 (چار)..... ایک قبلہ مسجد حرام..... ایک قبلہ مسجد اقصیٰ..... ایک قبلہ
 دعا..... ایک قبلہ بیت المعمور..... یہ چار قبلے یاد رکھیں.....
روحانی قیادتیں:-

پہلے ایک قبلہ تھا..... بیت المقدس..... اب ہمارا قبلہ آیا
 تو اللہ نے قبلے کو قبلے سے بدلا..... اور جس طرح اللہ تعالیٰ قبلہ قبلے
 سے بدلتا ہے..... اللہ تعالیٰ قوموں کو قوموں سے بدلتا ہے..... اللہ تعالیٰ
 نے قرآن کریم میں قبلے بدلنے کا مسئلہ کہاں بیان کیا؟..... دوسرے پارے
 کے شروع میں فرمایا..... سَيَقُولُ السُّفَهَاةُ..... یہ بے وقوف لوگ کہیں
 گے..... مِنَ النَّاسِ..... لوگوں سے..... مَا وَلَّهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ
 الَّتِي..... کس چیز نے ان کو پھیرا..... اس قبلے سے اس قبلے کی طرف

..... تو فرمایا مشرق اور مغرب کا مالک خدا ہے اس نے اس
 قبلے سے اس قبلے کی طرف بدلا تو آگے کیا فرمایا غور کرو
 فرمایا وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
 اے اصحاب رسول ﷺ اسی طرح تم وہ قوم ہو کہ جن کو میں نے قوم سے
 بدلا ہے سَبَقُولُ السُّفَهَاءُ میں قبلے سے قبلے کو بدلنے کا بیان
 ہے اور آگے حرف تشبیہ کے ساتھ فرمایا وَكَذَلِكَ اسی
 طرح جَعَلْنَاكُمْ اے اصحاب رسول ہم نے تمہیں بنایا اسی طرح
 أُمَّةً وَسَطًا ایک درمیان امت بہترین امت
 لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ تاکہ تم دوسرے لوگوں کیلئے

قبلہ بنو

گواہ بنو

یہاں قبلے کی مناسبت سے یہ بات سامنے آئی کہ اللہ سبحانہ
 و تعالیٰ نے جس طرح قبلے سے قبلے کو بدلا قوم کو قوم سے بدلا
 دوسرے لفظوں میں بنو اسرائیل کی روحانی قیادت ختم تو کس قوم
 کی روحانی قیادت شروع ہوئی؟ (اصحاب رسول کی) حضور ﷺ
 کے ساتھی تو یہی لوگ تھے تو وہ جو بنو اسرائیل تھے وہ تورات پر
 قائم نہ رہے تھے اللہ نے اس قوم کے ساتھ اس قوم کو بدلا اب
 اگر اصحاب رسول بھی خدا کے تابع دار نہ ہوں اور قرآن پر چلنے والے نہ رہیں
 تو تاریخ پوچھے گی کہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم سے اس
 قوم کو کیوں بدلا؟

وہ قوم بنو اسرائیل غلط تھی..... ان کی روحانی قیادت ختم ہوئی
..... تو صحابہؓ کی روحانی قیادت شروع ہوئی..... تو جو لوگ صحابہؓ پر تنقید
کرتے ہیں..... ان کے نقائص نکالتے ہیں..... تو ان سے سوال کیا جاسکتا
ہے..... کہ تم بتاؤ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قوم سے قوم کو جو بدلا..... تو اگر
یہ قوم وہ تھی..... اگر مسلمان قوم یا صحابہؓ ان کا یہ حال ہے..... کہ آخری
وقت میں پیغمبر وصیت کرنا چاہیں..... تو یہ وصیت نہ کرنے دیں..... پیغمبر
اپنے مصلیٰ امامت پر علیؑ کو کھڑا کرنا چاہیں..... تو یہ ابو بکرؓ کو کھڑا کر دیں.....
وفات ہو جائے..... تو جنازہ نہ پڑھیں..... خلافت کے فیصلے
غلط کریں..... تو اگر یہی قوم تھی تو اللہ نے بنی اسرائیل کی قیادت کیوں چھینی
..... اور اس قوم کی بجائے اس قوم کو کھڑا کیوں کیا؟.....

تاج قیادت کے حامل افراد:-

معراج کی رات ہمیں بتا گئی..... کیا بتا گئی؟ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ
جل شانہ نے اب اس قوم کی قیادت ختم کی..... اور اس کی بجائے اسماعیل کی
قیادت جو تھی..... وہ شروع ہوئی..... اور بنو اسرائیل کی بجائے دنیا کی
روحانی قیادت کا تاج کن کے سر آیا؟..... (صحابہ کرامؓ کے سر پر)..... تو
اس کا مطلب یہ ہے کہ..... کہ تمام اصحابؓ سچے تھے..... اس لئے بنو
اسرائیل کی قیادت ختم کر کے اصحاب رسول کو قیادت کا اہل بنا دیا گیا.....

مسئلہ فاتحہ خلف الامام:-

ابھی میں تقریر کیلئے آیا نہیں تھا..... تو کسی نے سوال کیا..... کہ
امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟.....

میرا موضوع ہے معراج النبی..... تو میں پوچھتا ہوں..... کہ اتنے پیغمبروں نے مسجد اقصیٰ میں حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تھی..... انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی تھی؟..... اگر ان کی نماز ہو سکتی ہے..... تو ہماری نہیں ہو سکتی؟..... وجہ اس کی کیا ہے؟..... وجہ اس کی یہ ہے کہ..... سورہ فاتحہ ان کو دی نہیں گئی تھی..... یہ خصوصی طور پر حضور ﷺ کو عطا ہوئی..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (پارہ ۱۲ سورہ الحجر آیت ۸۷)..... اے میرے محبوب..... اے میرے پیغمبر ﷺ..... ہم نے آپ کو سورہ فاتحہ دی اور قرآن عظیم.....

قرآن عظیم اور الحمد شریف یہ عطیہ ہے حضور ﷺ کے لئے..... پہلی امتوں کے لئے نہیں..... پہلے پیغمبروں کے لئے نہیں..... تو سورہ فاتحہ اور قرآن کس کو ملا..... (حضور ﷺ کو).....

اب جو پیچھے پیغمبر کھڑے تھے..... ان کو تو یہ ملی نہیں..... لیکن نماز انہوں نے حضور ﷺ کے پیچھے پڑھی یا نہیں؟..... (پڑھی)..... تو اگر ان کی نماز ہو جاتی ہے..... تو ہماری نماز بھی ہو جاتی ہے..... معراج کا واقعہ خود بتا رہا ہے..... کہ پیغمبروں کی نماز حضور ﷺ کے پیچھے ہوئی..... اور بغیر سورہ فاتحہ کے ہوئی.....

میں ان مسائل میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا..... جس میں آئمہ کا اختلاف رہا ہو.....

مسائل کا سوال اور جواب :-

ایک مجلس میں گئے..... تو ایک صاحب کہنے لگے..... نماز اس

کے بغیر ہوتی ہی نہیں..... کریں کیا؟..... مجھ پر بڑا رعب ڈالا..... تو
میں نے کہا کہ اچھا جی میں تیار ہو جاتا ہوں..... پڑھنے کے لئے.....
لیکن مجھے طریقہ آتا نہیں..... مجھے طریقہ تو سمجھا دو..... امام کے پیچھے
سورۃ فاتحہ پڑھنے کا طریقہ مجھے آتا نہیں..... تو مجھے طریقہ سمجھا دو.....
مولوی جب کہے..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... تو میں پیچھے کیا کہوں
..... کہنے لگے تم بھی کہو..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... میں نے
کہا جزاک اللہ..... جب امام کہے..... اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ..... تو میں
کیا کہوں؟..... تم بھی کہو..... اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ..... میں نے کہا کہ
امام کہہ رہا ہے..... مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ..... تو میں کیا کہوں؟ تم بھی کہو
..... مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ..... میں نے کہا کہ ٹھیک ہے؟..... منظور
..... آگے امام جب کہتا ہے..... اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ..... تو
میں نے کہا..... کیا کہوں؟..... تم بھی یہی کہو..... اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ
نَسْتَعِیْنُ..... آگے امام کہے..... اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ..... تو
میں کیا کہوں؟..... تم بھی کہو..... اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ.....
ٹھیک ہے میں خوش ہو رہا تھا..... کہ مجھے طریقہ سمجھا رہے ہیں..... میں
نے کہا امام جب کہے..... صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ..... تو میں کیا
کہوں؟..... صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ..... امام جب کہے کہ
..... غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ..... تو میں کیا کہوں؟.....
تم بھی کہو کہ..... غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ.....
میں نے کہا..... کہ یہ بخاری شریف کی حدیث ہے.....

مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ..... تو جو پیچھے ہے..... وہ آمین کہے.....
 جب ہم آخر میں دعا کرتے ہیں..... کوئی جلسہ ہو تو دعا کرتے ہیں.....
 تو جن کو دعائیہ کلمات نہیں آتے..... وہ پڑھ نہیں سکتے..... تو.....
 پیچھے کیا کرتے رہتے ہیں؟..... آمین..... تو معلوم ہوا کہ..... آمین.....
 یہ وہ ذریعہ ہے کہ اس نے جو پڑھا ہے..... وہ میرے کھاتے میں
 بھی آجائے.....

اب جب امام نے الحمد شریف پڑھی..... تو آمین اس کے بعد ہی
 ہے نا؟..... (جی)..... اگر اس کی پڑھی سورہ فاتحہ آمین کہنے سے ہمارے
 کھاتے میں نہیں آتی..... تو آمین نہیں کہی جائے گی..... قل ہو اللہ کے
 آخر میں تو آمین نہیں..... اور کسی میں نہیں سورہ فاتحہ میں ہے..... تو معلوم
 ہوا کہ سورہ فاتحہ مقتدیوں کو امام کے پڑھنے پر آمین کہنے پر ملے گی..... تم کہو
 آمین آگئی..... کسی کی نماز سورہ فاتحہ سے خالی نہ رہی.....

آمین کی برکت سے :-

ایک طالب علم نے ایک دفعہ اس پر سوال کیا اور میں نے جواب دیا
 میں قرآن کریم کے طالب علموں کے لئے یہاں ایک بات کہتا ہوں.....
 قرآن کریم میں ایک مقام پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... قَالَ
 مُوسَى..... موسى نے دعا کی..... رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَيَّ أَمْوَالِهِمْ.....
 مخالفین کے بارے میں ایک کا ذکر کیا..... قَالَ مُوسَى..... کہا موسیٰ نے
 میں طالب علموں سے پوچھتا ہوں..... قَالَ مُوسَى..... یہ واحد
 کا صیغہ ہے یا جمع کا؟..... (واحد کا)..... قَالَ ایک نے کہا یا زیادہ

نے؟..... (ایک نے) اب دیکھئے..... قَالَ..... اس نے کہا.....
 موسیٰ نے..... قَالَ مُوسٰی..... یہ صیغہ واحد کا ہے..... موسیٰؑ کی
 جب پوری دعا ختم ہوئی..... تو اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں کہا.....
 اٰجِیْتُ دَعْوَتُکُمْ..... تم دونوں کی دعا..... پکار..... قبول کر لی گئی
 دعا دونوں نے کی تھی..... یا ایک نے؟..... (ایک نے).....

قَالَ مُوسٰی..... قرآن کریم کی نص ہے..... قَالَ مُوسٰی
 موسیٰ نے کہا..... آگے ساری دعا ہے..... اللہ رب العزت
 فرماتے ہیں..... اٰجِیْتُ دَعْوَتُکُمْ..... تم دونوں کی دعا قبول کر لی
 تو یہاں قرآن کریم کے طالب علم حیران ہوتے ہیں..... کہ دعا
 کرنے والا تو ایک تھا..... قبول دونوں کی کیسے ہو گئی.....

قربان جائیں اصحاب رسولؐ کے..... حضرت ابن عباسؓ نے یہ
 تفسیری نکتہ بیان کیا..... فرمایا کہ..... حضرت موسیٰؑ دعا کرتے جاتے تھے
 تو حضرت ہارونؑ آمین کہتے تھے..... تو چونکہ آمین کہنے والے کو دعا
 خود ملتی ہے..... تو خدا نے کہا..... اٰجِیْتُ دَعْوَتُکُمْ..... تو دونوں
 کی دعا قبول کر لی.....

قرآن کریم سے معلوم ہوا کہ جو بات کہی نہ جائے..... مگر آمین کہی
 جائے..... اللہ رب العزت اس کو اپنی شمار کرتے ہیں..... اگر حضرت
 موسیٰؑ کی دعا حضرت ہارونؑ کے آمین کہنے پر خدا تعالیٰ کے ہاں اس طرح شمار
 ہوتی ہے..... کہ دعا حضرت ہارونؑ نے بھی کہی..... تو جب ہمارا امام
 الحمد شریف پڑھے..... ہم پیچھے آمین کہیں..... تو اس کی پڑھی پڑھائی

روکا کیوں گیا؟.....

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں حافظ ابن تیمیہؒ پر..... حافظ ابن تیمیہؒ نے عجیب بات کہی..... فرمایا کہ پوری نماز میں رکوع اور سجدہ انتہائی عاجزی کے نشان ہیں..... ویسے تو ساری نماز عبدیت ہے..... لیکن رکوع اور سجدہ انتہائی عاجزی کے نشان ہیں..... تو مظروف ظرف کے تابع ہوتا ہے..... پانی کو بالٹی میں ڈالو..... تو پانی کی شکل کیا ہوگی؟ (بالٹی والی)..... پانی کو تھالی میں ڈالو..... تو پانی کی شکل کیا ہوگی؟ (تھالی والی)..... پانی کو پیالے میں ڈالو..... تو اس کی شکل کیا ہوگی؟..... (پیالے والی)..... تو مظروف ظرف کے تابع ہوتا ہے.....

تو رکوع اور سجدہ انتہائی عاجزی کے نشان ہیں..... خدا نے نہ چاہا کہ قرآن کو عاجزی کے عمل میں اتارا جائے..... رکوع عاجزی کا نشان..... سجدہ عاجزی کا نشان..... ان میں تسبیحات کہو..... اس میں دعا مانگو..... لیکن اس میں قرآن نہ پڑھو..... کیوں؟..... یہ اس لئے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے.....

اللہ قیوم ہے..... اور قیوم کی جھلک پڑتی ہے حالت قیام پر..... تو جب حالت قیام میں ہو تو قرآن پڑھو..... رکوع اور سجدے میں قرآن نہ پڑھو.....

میں کہتا ہوں کہ..... اگر رکوع اور سجدہ عاجزی کا نشان ہے..... تو مقتدی ہونا کیا ماتحتی کا نشان نہیں؟..... اگر ماتحتی کا نشان ہے..... تو جو مقتدی ہے..... اس کے لئے قرآن پڑھنا درست نہیں یہاں قرآن پڑھنا

.....قرآن کے ماتحت ہونے کو قبول کرنا ہے.....
 تو دیکھئے کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے..... کہ قرآن ماتحتی کے انداز میں
 آئے یا نہ؟..... مقتدی امام کے ماتحت ہوتا ہے یا نہیں؟..... (ہوتا ہے)
 تو اب اگر رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں.....
 کیونکہ یہ عاجزی کا نشان ہے..... تو میں کہتا ہوں کہ مقتدی ہونا بھی تو ماتحتی کا
 نشان ہے..... اس میں بھی قرآن نہ آئے..... قرآن کے بارے میں
 ہماری تمنا ہو کہ قرآن امام رہے.....

مسجد میں بھی
 مدرسے میں بھی
 عدالتوں میں بھی
 منڈیوں میں بھی
 اسمبلیوں میں بھی

جہاں بھی ہو قرآن امام رہے..... قرآن کو مقتدی نہ بناؤ.....
 جب تم اکیلے نماز پڑھو..... بے شک سورۃ فاتحہ پڑھو..... قرآن
 کریم بھی پڑھو..... لیکن جب تم ماتحت ہو..... تو ماتحتی میں نہ پڑھو
 امام پڑھے مقتدی نہ پڑھے.....

قرآن امام ہے اور امام ہی رہے:-

ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا..... کہنے لگا..... کہ آپ نے
 قرآن کو امام کیسے بنادیا؟..... میں نے کہا کہ خدا کی کتابیں کیا امام نہیں
 ہوتیں؟..... کہتے ہیں نہیں..... میں نے کہا سنو..... وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ

